قیمت سالانہ پیشگی ۸ روپے

قیمت فی پرچہ ۱ر

جلد ۱۷	سنہ ۱۳۴۸ھ	مطابق ربیع الاول	یوم جمعہ	مورخہ ۹ر اگست سنہ ۱۹۲۹ء	نمبر ۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا کے فضل وکرم سے اچھی ہے اور ترقی کر رہی ہے۔ تمام خاندان نبوت میں خدا کے فضل وکرم سے خیریت ہے۔ اہل قافلہ بھی خدا کے فضل سے اچھے ہیں ؛

خاکسار حشمت اللہ۔

۲۳ر جولائی سنہ ۱۹۲۹ء مولوی عبدالرحیم صاحب درد کے ہاں پہلی بیوی سے اور ۴ر اگست سنہ ۲۹ء کو چھوٹی بیوی سے لڑکی تولد ہوئی۔ بڑی کا نام حضرت اقدس نے رضیہ بیگم رکھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ؛

۶ر اگست سنہ ۱۹۲۹ء۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ایک ہفتہ کے لئے کشمیر سے دارالامان تشریف لائے۔ آپ کی اہلیہ کی طبیعت قدرے ناساز رہتی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

مکتوب مبلغ امریکہ

۱۰۳ کس داخل اسلام

شہر ڈیٹرائٹ میں ۸ ہم کس داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ میاں مظفر الدین صاحب کے متعلق عرض کر چکا ہوں کہ میرے آنے پر وہ داخل سلسلہ ہوئے۔ ان کے زیر اثر کچھ اور لوگ تھے۔ انھوں نے لیکچر کا انتظام کرایا۔ جس کے نتیجہ میں ۹ اصحاب داخل اسلام ہوئے کرم الٰہی صاحب نے دو دفعہ لیکچر کرائے ہیں جنہیں ۳۶ اصحاب داخل اسلام ہوئے۔ برادرم کرم الٰہی صاحب کے ساتھ ایک اور بنگالی مسلمان کو جو ابھی احمدی ہوا ہے۔ کر دیا ہے۔ اس طرح شہر ڈیٹرائٹ میں دو جماعتیں کام کی بن گئی ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس کے علاوہ بہت سے گوروں اور کنیڈا کے باشندوں کو تبلیغ کی گئی اور آئندہ کے متعلق بھی کام کا انتظام ہو گیا ہے ؛

سیریا کی ایک عورت نے اپنے گھر پر مجھے مدعو کیا۔ اور بھی بہت سے لوگوں کو بلا رکھا تھا۔ تبلیغ کا احسن موقعہ ملا۔ ان تمام لوگوں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعویٰ میں صادق معلوم ہوتے ہیں۔ ابھی تک دعویٰ مسیحیت کو یہ لوگ سمجھ نہیں سکے۔ اس عورت نے احمدیہ موومنٹ اور تحفہ پرنس آف ویلز پڑھ کر کہا کہ مجھے عمر بھر میں کسی کتاب کے پڑھنے سے ایسی خوشی نہیں ہوئی۔ اور جو کچھ وہ پڑھ چکی ہے۔ اس کو وہ مانتی ہے۔ اگر خدا کا فضل شامل حال رہا۔ تو کوئی بعید نہیں۔ کہ یہ تمام خاندان احمدی ہو جائے ؛

خاکسار: مطیع الرحمان بنگالی۔ ایم اے قادیان ؛

اخبار احمدیہ

منارۃ المسیح کے لئے چندہ دینے والے

منارۃ المسیح کی جدید تحریک کے ماتحت مندرجہ ذیل احباب نے حصہ لیا ہے اس کے علاوہ ابھی گنجائش ہے جو احباب شامل ہونا چاہیں بہت جلد چندہ بھیجدیں۔ کم از کم سو روپیہ فی کس چندہ ہے۔ جن احباب نے قسطیں بھیجنی شروع کی ہیں۔ وہ بہت جلد اپنا چندہ پورا کر دیں:۔

(۱) چودری محمد اسماعیل صاحب ای-اے-سی یکصد روپیہ
(۲) فہمیدہ بنت مددعلی صاحب شاہجہانپور یکصد روپیہ
(۳) مریم صدیقہ صاحبہ نوشہرہ چھاؤنی پچاس روپے
(۴) مولوی مختار احمد صاحب سراوہ۔ یکصد روپے۔
(۵) اہلیہ صاحبہ چوہدری مبارک محمد صاحب کوہاٹ یکصد روپے

شیخ محمد اسمٰعیل ناظر اعلےٰ قادیان

تقرر امراء

جماعت احمدیہ میرٹھ کے لئے شیخ عبدالرشید صاحب کو یکم مئی ۱۹۲۹ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۲ء تک کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مقامی امیر مقرر فرمایا ہے

شیخ محمد اسمٰعیل ناظر اعلیٰ قادیان

جموں میں احمدی مبلغین کے لیکچر

گذشتہ دنوں آریہ سماج جموں میں مہاشہ دھرم بہکشو صاحب (جوکہ سابق غلام محی الدین فاضل دیوبند بتلائے جاتے ہیں) کے لیکچر ہوئے۔ جن میں اسلام کے متعلق نہائت دریدہ دہنی سے کام لیا گیا۔ اور بے بنیاد الزامات لگا کر مسلم پبلک کے جذبات کو ٹھیس لگائی گئی۔ پبلک پر ان اعتراضات کی حقیقت اور اسلام کی فضیلت ظاہر کرنے کے لئے جناب مولوی اللہ دتا صاحب فاضل جالندھری اور مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل قادیان سے آئے۔ ہر دو اصحاب کے یکم اور دوم اگست کو لیکچر ہوئے۔ مولوی اللہ دتا صاحب نے نہائت متانت اور سنجیدگی سے اپنے مضمون کو ادا کیا۔ اور نہائت عمدہ الفاظ میں اسلام کی تعلیم پیش کی۔ حاضرین جن میں غیر مسلم اصحاب بھی کثرت سے موجود ہوتے تھے۔ نہائت محظوظ ہوئے۔ فاضل لیکچرار نے اپنے قول اور فعل سے بتلا دیا۔ کہ کس طرح ایک مبلغ بغیر کسی غیر مذہب پر حملہ کرنے کے اپنے مذہب کے فضائل اور محاسن بیان کر سکتا ہے۔ مہاشہ محمد عمر صاحب نے قرآن کریم کے کامل الہامی کتاب ہونے پر تقریر کی۔ اور اپنی تائید میں وید منتر پیش کئے۔

ہم مقررین کے بہت مشکور ہیں۔ کہ انہوں نے مسلم اور غیر مسلم اصحاب دونوں پر بہت بڑا احسان کیا۔ ان کو آپس میں صلح اور آشتی سے رہنے کی تلقین کی۔ اور غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فضیلت ظاہر کر کے مسلم پبلک کے ایمان کو تازہ کیا۔ ساتھ ہی حکام وقت کے بھی ممنون احسان ہیں۔ کہ انہوں نے ہمیں اپنے خیالات کے اظہار کرنے کا موقعہ دیا۔

خاکسار (مستری) فیض احمد جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ جموں

اعلان

وہ احمدی بھائی جو کہ اپر برما کے کسی مقام پر بود و باش رکھتے ہوں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر اپنے اور گرد و پیش کے احمدی دوستوں کے ایڈریس روانہ فرمائیں۔ تاکہ ضروری خط و کتابت اُن سے کی جائے۔ محمد سعید احمدی۔ سکرٹری انجمن احمدیہ ۵۱۶ زیجو بازار مانڈلے

درخواست دعا

خانصاحب شیخ نعمت اللہ برج انسپکٹر کوہاٹ عرصہ پندرہ یوم سے علیل ہیں احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے شفا عطا فرمائے۔ خاکسار رحمت اللہ از جہلم

اعلان نکاح

(۱) احمد میر احمدی ولد رزاق میر ساکن کاٹھ پورہ علاقہ کشمیر کا نکاح بعوض مہر ایک سو روپیہ ہمراہ مسمات مختی بی بی بنت غفار لون صاحب ساکن نوگام سے ۲۵ ماہ محرم الحرام ۱۳۴۸ھ کو ہوا (۲) قادر میر احمدی ولد رزاق میر ساکن کاٹھ پورہ علاقہ کشمیر کا نکاح بعوض ایک سو روپیہ ہمراہ مسمات مختی بی بی بنت خالق بابا ساکن ڈسند علاقہ کشمیر سے ۲۷ محرم الحرام ۱۳۴۸ھ کو ہوا

خاکسار میر غلام رسول احمدی کاٹھ پورہ

(۳) شیخ احمد اللہ احمدی ولد شیخ بہرام مرحوم ساکن کندرہ پاڑہ کا عقد بمقابلہ مہر مبلغ پانصد پچیس روپیہ ایک اشرفی مسماۃ ظہیر النساء بیگم بنت سید خلیل اللہ صاحب احمدی ساکن شہر کٹک مقیم جمشید پور کے ساتھ ۲۹ جولائی ۱۹۲۹ء کو قریشی محمد حنیف صاحب احمدی مبلغ مقیم کندرہ پاڑہ نے جمشید پور میں جاکر پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ یہ عقد فریقین کے لئے خدا مبارک کرے۔ آمین

خاکسار شیخ قطب الدین احمدی۔ ساکن کندرہ پاڑہ مقیم جمشید پور

(۴) سید عابد حسین بی اے۔ احمدی تحصیلدار ساکن سرگلہ سید پورہ موضع کمراون ضلع مین پوری کی دختر مسماۃ فاطمہ بیگم کا نکاح بعوض مہر مبلغ پانچہزار روپیہ کلدار و علاوہ ازیں بوعدہ ادائے یک ثلث تنخواہ ماہ بماہ بعد رخصتانہ قاضی حفاظت علی صاحب احمدی ساکن محلہ کٹرہ گاڑی بانان من محلات شہر آگرہ کے ساتھ بتاریخ ۱۹ صفر ۱۳۴۸ھ شیخ محمد اشتاق صاحب احمدی ساکن موضع کمراون نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔ ثم آمین خاکسار سید عابد حسین۔

دعائے مغفرت

برادرم مکرم محمد مستقیم سٹوڈنٹ اسلامیہ کالج کی اہلیہ عزیزہ عظمت بی بی بنت بابو عبدالغنی صاحب بٹالہ ۳۱ جولائی ۱۹۲۹ء فوت ہوگئی انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ ایک مخلص اور سلیقہ شعار احمدی خاتون تھی۔ اس نے وصیت کر رکھی تھی۔ بابو صاحب مرحومہ کی نعش یکم اگست کو بذریعہ موٹر قادیان لائے۔ جو بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئی۔ مرحومہ نے ایک یادگار ننھی بچی امۃ الہادی (عمر دو سال) چھوڑی ہے۔ احباب مرحومہ کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔ خاکسار [illegible]

استفتاء

ایک صاحب نے جو اپنا ایڈریس لکھنا بھول گئے ہیں۔ دریافت کیا ہے۔ "کیا ایسے لڑکے اور لڑکی کا آپس میں نکاح جائز ہے؟ جن دونوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہوا۔ اور کہ وہ دونوں (لڑکا اور لڑکی) الگ الگ مردوں کی اولاد ہیں۔ لیکن ان کی ماں ایک ہی عورت ہے"

الجواب:۔ صورت پیش کردہ میں جن دو لڑکے لڑکی کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کا آپس میں نکاح ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ شرعی مسئلہ ہے کہ جو بچے کہ ایک ہی عورت کا دودھ پئے ہوں۔ ان کا نکاح آپس میں نہیں ہو سکتا۔ اور دوسری وجہ ان کے نکاح کے حرام ہونے کی یہ بھی موجود ہے۔ کہ وہ ایک ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کا نکاح نہیں ہو سکتا

سید محمد سرور شاہ مفتی سلسلہ احمدیہ قادیان

ضروری اطلاع

احباب کرام کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ "جواب مباہلہ" نمبر دوم عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ جو نہائت دلچسپ مجموعہ ہوگا۔ جو دوست منگانا چاہیں۔ بہت جلد تعداد مطلوبہ سے آگاہ فرمائیں فہرست مضامین بھی عنقریب اخبار میں شائع کر دی جائے گی۔ اگر کسی دوست کو کوئی مضمون بھیجنا ہو۔ تو وہ بھی بہت جلد بھیج دیں۔

خاکسار اللہ دتا جالندھری قادیان

فاروق کا مسیح موعود نمبر

مکرم میر قاسم علی صاحب نے اخبار فاروق کا مسیح موعود نمبر شائع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جو کہ نہائت ہی مبارک اور مفید تجویز ہے۔ اہل قلم احباب اور شعراء کو اس نمبر کے لئے دلچسپ مضامین اور نظمیں ارسال کرنی چاہئیں۔

نیز اس کی توسیع اشاعت میں بھی کوشش کرنی چاہئے۔ تا اس مقدس وجود کا ذکر جو اس تاریک زمانہ میں دنیا کی ہدائت کے لئے مبعوث ہوا۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہونچ سکے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پتہ

معرفت پوسٹماسٹر صاحب سرینگر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۲ | قادیان دار الامان مورخہ ۹ راگست ۱۹۲۹ء | جلد ۱۷

میلاد النبیؐ کے جلسے اور جماعت احمدیہ

مجوزین جلسہ سے چند ضروری باتیں

ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر خوشی اور مسرت کا کونسا موقعہ ہوگا۔ کہ اس فخر موجودات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر دنیا میں بلند ہو۔ جس نے بنی نوع انسان کو ظلمت اور گمراہی سے نکالنے کے لئے اپنا وطن۔ اپنے رشتہ دار اپنا آرام اپنا چین غرضیکہ اپنا سب کچھ قربان کردیا۔ جس نے دکھ پر دکھ اٹھائے۔ اور انہی لوگوں سے اٹھائے۔ جن کی بہتری اور بھلائی اسے مدنظر تھی۔ مگر منہ نہ موڑا۔ اور آخر دنیا میں ایسی عظیم الشان تبدیلی پیدا کردی جس کی نظیر چشم دنیا نے کبھی نہیں دیکھی۔

شرافت اور انسانیت کا تقاضا تو یہ ہے۔ کہ چھوٹے سے چھوٹے احسان کو بھی انسان یاد رکھے۔ اور حتے الامکان اپنے قول اور فعل سے اس کا اعتراف کرے۔ لیکن وہ احسان جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساری دنیا پر اور خصوصاً مسلمانوں پر کیا۔ وہ تو اتنا عظیم الشان اور اتنا بے پایاں ہے۔ کہ ساری زندگی کے کسی لمحہ میں بھی آنکھوں سے اوجھل اور ذہن سے فراموش نہیں ہونا چاہیے۔ اور ہر ممکن صورت میں اس کا اعتراف کرنا چاہیئے۔

خدا تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اور فضل ہوں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ پر۔ کہ آپ نے اس زمانہ میں جبکہ مخالفین اسلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر ناپاک اعتراضات کا خطرناک حربہ چلایا۔ جس سے ہزاروں اور لاکھوں مسلمان کہلانے والے اسلام کے بدترین دشمن بن کر مخالفانہ صفوں میں جا کھڑے ہوئے۔ ایک ایسی تحریک فرمائی جس سے ایک طرف تو گندہ دہن اور بدزبان دشمنان اسلام کا اپنی شرارت میں ناکام رہنا یقینی ہوگیا۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کو اپنے بے نظیر محسن۔ بے نظیر ہادی اور بے نظیر راہ نما کے عظیم الشان احسانات کے اعتراف کا موقعہ مل گیا۔

اس سے ہماری مراد اس تحریک سے ہے۔ جو گذشتہ سال سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر لیکچر دینے کے لئے ہر جگہ جلسے منعقد کرنے اور ان میں نہ صرف تمام فرقوں کے مسلمانوں۔ بلکہ غیر مذاہب کے لوگوں کو بھی شامل کرنے اور ان سے لیکچر دلانے کے متعلق ہے اور جس کے مطابق ایک مقررہ تاریخ پر دو سال سے ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک اور اس کے علاوہ غیر ممالک میں بھی نہائیت کامیاب اور شاندار جلسے منعقد ہونے لگے ہیں۔

مسلمانوں کے معزز سے معزز طبقہ نے جس گرمجوشی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیا۔ اور ہر طبقہ اور ہر خیال کے مسلمانوں نے اسے کامیاب بنانے کی جو متحدہ کوشش کی وہ باوجود بعض لوگوں کی مخالفت اور فتنہ انگیزی کے نہائت ہی امید افزا اور مسلمانوں کی مذہبی زندگی کی خوشکن علامت ہے۔ اور ہمیں توقع ہے۔ یہ تحریک غافل اور ناواقف لوگوں میں بھی مذہبی روح پیدا کردے گی۔ اور انھیں اسلام کے سچے اور مخلص خادم بنادے گی۔ علاوہ ازیں دیگر مذاہب کے تعلیم یافتہ اور غیر متعصب اصحاب پر ان جلسوں کا جو اثر ہوا ہے۔ وہ بھی نہائت خوشگوار ہے۔ نہ صرف مذہبی لحاظ سے بلکہ ملکی لحاظ سے بھی۔ کیونکہ اس تحریک کو آپس میں بہترین تعلقات اور رواداری کا بہترین ذریعہ قرار دیا گیا۔

اب ہمیں یہ معلوم ہو کر خوشی ہوئی۔ کہ بعض مسلمانوں نے میلاد النبیؐ کے موقعہ پر اسی قسم کے جلسے تمام ہندوستان میں کرنے اور ان میں سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لیکچر دینے کی تحریک کی ہے۔ ہمیں اس وجہ سے اور بھی زیادہ خوشی ہوگی۔ اگر ان جلسوں کے ذریعہ وہ بدعات اور خلاف اسلام رسوم رک جائیں۔ جو مسلمانوں میں میلاد النبی کے جلسوں کے نام سے جاری ہیں۔ اور مجوزہ جلسے ایسے رنگ میں منعقد کئے جائیں۔ کہ نہ صرف ہر فرقہ کے مسلمان ان میں شریک ہوں۔ بلکہ غیر مذاہب کے لوگوں کو بھی خصوصیت کے ساتھ مدعو کیا جائے۔ اور ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پر لیکچر دلائے جائیں۔

اگرچہ ان جلسوں کے متعلق جو مضامین شائع ہوئے ہیں۔ ان میں جہاں دوسرے فرقوں کے مسلمانوں کو نام بنام مخاطب کیا جاتا ہے۔ وہاں ہماری جماعت کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ تاہم جہاں ہماری جماعت کے لوگوں کو موقعہ ملے۔ انھیں خوشی سے ان جلسوں میں شریک ہونا چاہیئے۔ اور اگر ان سے کسی قسم کی امداد کی درخواست کی جائے۔ یا کوئی خدمت بجا لانے کا موقعہ دیا جائے۔ تو اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جب ہم مہینوں تگ و دو کے بعد خود ایسے جلسے منعقد کرتے ہیں۔ ان کے لئے ہزاروں روپے خرچ کرتے ہیں۔ اور بڑی کوشش اور سعی سے ایسا موقعہ پیدا کرتے ہیں۔ کہ ناواقف لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت اور بے نظیر خوبیوں سے آگاہ کریں۔ تو کیوں ان جلسوں سے فائدہ نہ اٹھائیں اور ان میں امداد دے کر ثواب حاصل نہ کریں۔

ایسے جلسوں میں جن میں غیر مسلم اصحاب کو بھی مدعو کیا جائے گا۔ اور ان سے بھی تقریریں کرائی جائیں گی۔ ضروری ہے کہ کوئی ایسی بات نہ ہو۔ جس سے کسی کے عقیدہ پر حملہ ہوتا ہو۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر جو جلسے منعقد کئے گئے۔ ان میں یہ بات خاص طور پر مدنظر رکھی گئی۔ مجوزہ جلسوں کی منتظمہ کمیٹی اگر کوئی ہو۔ جس کا ہمیں علم نہیں۔ تو ہم اسے توجہ دلاتے ہیں۔ کہ ان جلسوں میں کوئی اختلافی مسئلہ پیش کرکے ایسی صورت نہ بنا دینی چاہیئے۔ کہ اس وجہ سے دوسرے لوگ علیحدگی اختیار کرنے پر مجبور ہوں۔ امید ہے۔ کہ سید کشفی شاہ صاحب نظامی جو در اصل ان جلسوں کے محرک ہیں۔ اور جن کے سہارے پر بعض اور لوگ کام کر رہے ہیں۔ وہ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں گے۔

اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ایسے جلسوں کو بے جا رسوم اور بدعات سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی جائے۔ میلاد النبی کے پہلے جلسے کیوں آج قطعاً بے کار اور بے اثر ہو کر رہ گئے ہیں۔ محض اس لئے کہ ان میں بدعات نے دخل پالیا۔ اگر اب بھی اس بارے میں پوری پوری احتیاط نہ کی گئی۔ تو مجوزہ جلسوں کا بھی یہی انجام ہوگا۔ اور یہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے ایک اور مصیبت ہوگی۔

چونکہ ابھی ان جلسوں کی ابتدا ہی نہیں ہوئی۔ اس لئے ان کے متعلق وثوق کے ساتھ تو کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن جو اعلانات کئے جارہے ہیں۔ ان سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ میلاد النبی کی مروجہ بدعات کا ان میں دخل نہ ہوگا اگر فی الواقعہ یہی صورت ہوئی۔ تو ہماری جماعت کے لوگ ان جلسوں میں بڑی خوشی سے شرکت اختیار کریں گے۔ ورنہ وہ علیحدہ رہنے پر مجبور ہوں گے۔ مجوزین جلسہ کو چاہیئے۔ اس تحریک کو مسلمانوں کے لئے اتحاد اور اتفاق کا موجب بنائیں۔ نہ کہ مزید افتراق اور انشقاق کا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس شان کو دنیا میں پیش کرنا ہر ایک مسلمان اپنی سعادت سمجھتا ہے۔ اور اس کے لئے وہ ہر طرح تیار ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اس کے مذہبی عقائد کا لحاظ رکھا جائے۔

ہماری جماعت صرف اتنی سی بات چاہتی ہے۔ اور یہ وہی حق ہے۔ جو تمام فرقوں کے مسلمانوں کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر منعقد ہونے والے جلسوں میں ہم دے چکے ہیں۔ اس کے متعلق ہر جگہ کی احمدی جماعت کو اطمینان کر لینا چاہیئے۔ اور پھر ان جلسوں میں جو خدمت بجا لائی جاسکے۔ اس سے دریغ نہ کیا جائے۔

مسلمانوں کا ہندوستانی بننا

"تلاپ" (۲۷ جولائی) مسلمانان ہند کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"یہاں تو بار بار یہ غلغلہ اٹھتا ہے۔ کہ ہم پہلے مسلمان ہیں اور بعد میں کچھ اور ہیں۔ بلکہ اب تو یہ نعرے سنائی دیتے ہیں۔ کہ ہم پہلے مسلمان ہیں۔ اس سے بعد بھی مسلمان ہیں۔ اور آخیر میں بھی مسلمان ہیں۔ ہندوستانی بننے کا تو ذکر ہی نہیں آتا"

معلوم نہیں "ہندوستانی بننے" کا مطلب کیا ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے مسلمانوں سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اگر یہ مطالبہ کرنے والے لوگ یہ چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان ہندوستان کی خاطر اپنا مذہب قربان کر دیں۔ تو یہ نہایت بے ہودہ مطالبہ ہے۔ اس لئے ہی نہیں۔ کہ مذہب کے مقابلہ میں ملک کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ بلکہ اس لئے بھی کہ اسلام میں دیگر مذاہب کے مقابلہ میں یہ بھی خوبی ہے۔ کہ وہ ہر مسلمان کو اپنے ملک کا حقیقی خیر خواہ بننے کی نصرف تلقین کرتا ہے۔ بلکہ اس کے طریق بھی بتاتا ہے۔ پس ایک مسلمان اسی صورت میں ملک کا حقیقی خدمت گذار بن سکتا ہے۔ کہ وہ حقیقی مسلمان ہو۔ اور اسلام کی تعلیم پر پوری طرح عمل کرے۔ اسی لئے مسلمانوں کا یہ کہنا بالکل درست اور صحیح ہے۔ کہ "ہم پہلے مسلمان ہیں۔ اس کے بعد بھی مسلمان ہیں اور آخیر میں بھی مسلمان ہیں" اس طرح "ہندوستانی" بننا باقی نہیں رہ جاتا۔ بلکہ یہ حیثیت بھی شامل ہے۔

"تلاپ" کی سی ذہنیت رکھنے والے لوگوں پر مسلمانوں کے اس قسم کے نعرے گراں گذر رہے ہیں۔ حالانکہ بہت تھوڑے لوگ یہ نعرہ لگانے والے ہیں۔ اور ان کی تعداد تو بہت ہی قلیل ہے۔ جنہوں نے اس نعرہ کی حقیقت اپنے اندر پیدا کی ہے۔ اگر تمام کے تمام مسلمان اس پر کاربند ہو جائیں۔ اور صحیح اور حقیقی معنوں میں مسلمان بن جائیں۔ تو پھر نہ صرف ساری دنیا ان کے بلند نعروں سے گونج اٹھے بلکہ عظیم الشان "انقلاب" بھی پیدا ہو جائے۔ اور خود مسلمانوں کو معلوم ہو جائے۔ حقیقی مسلمان کی کیا شان ہوتی ہے۔ اور دنیا کا ذرہ ذرہ کس طرح خدا تعالیٰ نے اس کی خدمت اور فرمانبرداری کے لئے پیدا کیا ہے۔

یکم جنوری ۱۹۳۰ء کو کیا ہوگا

جب سے کانگریس نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ اگر گورنمنٹ نے ۳۱ دسمبر ۱۹۲۹ء کی رات تک نہرو رپورٹ کو منظور کر کے اس کے مطابق سوراجیہ نہ دے دیا۔ تو یکم جنوری ۱۹۳۰ء کی صبح کو ہندوستان میں مکمل آزادی کا اعلان کر دیا جائیگا۔ اسی دن سے معلوم ہے۔ کہ اس کا کیا انجام ہوگا۔ اور وہ لوگ جو یکم جنوری ۱۹۳۰ء کے آنے سے پہلے پہلے بڑے زور شور سے یہ بات دوہرا رہے ہیں۔ کیا کچھ کریں گے لیکن ہر شخص جو ان لوگوں کے پہلے قول و قرار دیکھے گا۔ ان کی جرأت و دلیری کا اندازہ لگا لیگا۔ ان کی دھمکیوں کے نتائج پیش نظر رکھے گا۔ اسے ماننا پڑیگا۔ کہ کانگریس کا یہ دعویٰ بھی قطعاً پایہ صداقت

تک نہیں پہنچیگا۔ اور سارے کے سارے کانگریسی یکم جنوری ۱۹۳۰ء کی صبح کو بھی اسی طرح غلامی کا طوق پہنے ہوئے بستر استراحت سے اٹھینگے جس طرح ۳۱ دسمبر ۱۹۲۹ء کی رات کو پہنے ہوئے سوئیں گے۔

بھائی پرمانند جی نے جو ہندوؤں کے مشہور لیڈر ہیں۔ ہندوؤں کے لئے ایک "اہم اعلان" ۲۷ جولائی کے ملاپ میں شائع کرایا ہے۔ جس میں ان لوگوں کو جنہیں کانگریس کا ممبر بننے کی تحریک کی جائے۔ مخاطب کر کے لکھا ہے۔

"جو کوئی آپ کو ممبر بننے کے لئے کہتا ہے۔ اگر وہ وکیل ہے تو آپ ایک سوال پوچھ لیں۔ کہ کیا اگر پہلی جنوری ۱۹۳۰ء کو سوراجیہ نہ ملا۔ تو کیا وہ اپنی وکالت ترک کر دینے پر تیار ہے۔ اگر وہ ہاں کہے۔ تو اس کا وعدہ پکا کر لو۔ اور ممبر بھرتی ہو جاؤ۔ لیکن اگر وہ لیت و لعل کرے۔ تو سمجھ لو۔ وہ صرف اپنے چودھری پنے کی خاطر آپ کو مصیبت میں ڈالتا ہے۔ ایسے آدمی سے بچو"

اس سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ کانگریس کے مشہور سے مشہور لیڈروں کے متعلق بھی یہی خیال ہے۔ کہ ۳۱ جنوری ان میں کچھ تغیر نہ پیدا کریگی۔ اگر وہ کچھ کرینگے۔ تو یہ کہ کچھ جوشیلے اور سادہ لوح لوگوں کو مصیبت میں پھنسا کر خود الگ کھڑے ہو جائینگے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر ہندوؤں کے لئے کانگریس کے اجلاس لاہور میں شریک ہونا نقصان رساں ہے۔ تو وہ لوگ جو مسلمانوں کو اس میں شریک کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔ وہ کتنی بڑی غلطی بلکہ قوم کشی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ہندوؤں کو خطرہ میں ڈالنے والے لیڈروں کو کانگریس میں "چودھری پن" تو مل جاتا ہے کہ وہاں انہیں "مکمل سوراجیہ" اور "پوری آزادی" حاصل ہے۔ لیکن جو لوگ مسلمانوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اور انہیں کانگریس میں شریک کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں "چودھری پن" بھی نصیب نہیں ہو سکتا۔ وہاں انہیں پوچھتا ہی کون ہے۔ وہ تو محض کرایہ کے ٹٹو ہیں۔ اپنا محنتانہ وصول کریں گے۔ کیا مسلمان ایسے لوگوں کے کہنے پر آکر کانگریس میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ اس امر کو خوب اچھی طرح سوچ لینا چاہئے ؛

عورتوں کی جہالت

عورتوں کی جہالت اس قدر خطرناک نتائج کا موجب ہے۔ کہ ان کا تصور بھی نہایت بھیانک معلوم ہوتا ہے۔ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ ضلع جالندھر کی ایک عورت نے اولاد کی خاطر ایک پڑوسی کی نابالغ لڑکی کو پکڑا۔ اس کا گلا گھونٹ دیا۔ اور پھر اس معصوم لڑکی کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر ان پر کھڑے ہو کر اشنان کیا۔ اور لڑکی کو دیت کے ڈھیر میں دبا دیا۔

کس قدر بے رحمی۔ کتنی سنگدلی۔ اور کیسی خونخواری ہے۔ کہ ایک عورت جسے فطرت کے لحاظ سے بہت نرم دل اور مجسم رحم ہونا چاہئے۔ اس قدر سخت دل ثابت ہوتی ہے۔ کہ خود اولاد حاصل کرنے کے لئے دوسرے کی اولاد کو ہلاک کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اور خود ماں بننے کے لئے ایک ہی ہوئی ماں کے جذبات اور

احساسات نہایت ظالمانہ طریق سے کچل دینا معمولی بات سمجھتی ہے۔ مگر یہ محض جہالت کی وجہ سے۔ اگر اسے معلوم ہوتا۔ کہ دوسرے کی اولاد کو قتل کرنے سے اولاد حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور یہ بات اس کی سمجھ میں جہالت کی ظلمت سے نکلنے پر ہی آسکتی تھی۔ تو وہ کبھی ایک معصوم بچی کو اس بیدردی اور سفاکی سے قتل کرنے پر آمادہ نہ ہوتی ہر شخص اس واقعہ سے لرز جائیگا۔ اور فی الحقیقت یہ نہایت دردناک واقعہ ہے۔ لیکن ایک عورت کی جہالت کا نتیجہ ہے۔ اور ایسے واقعات شاذ و نادر ہی وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ مگر تعجب ہے۔ اس سے زیادہ اہم زیادہ دردناک اور زیادہ روح فرسا بچوں کا قتل عام جو ہو رہا ہے اس کی طرف ابھی تک بہت کم لوگوں کو توجہ ہے۔ اور مسلمانوں میں سے تو نہایت ہی قلیل طبقہ ہے۔ جس میں اس کے متعلق کسی قدر احساس پیدا ہوا ہے۔

یہ قتل عام جاہل اور کندۂ ناتراش ماؤں کا اپنی گود میں خدا تعالیٰ کی اس نعمت کو دیکھ کر تباہ و برباد کرنا ہے جس کی خاطر ساری کائنات مخلوق ہوئی۔ ظاہر ہے۔ جہالت کی گود میں بچے کا پلنا۔ جسمانی اور روحانی دونوں لحاظ سے قتل ہونا ہے۔

کیا مسلمانوں میں اپنی پیاری اور معصوم اولاد کا یہ قتل عام کوئی احساس نہیں پیدا کرے گا۔ اگر کسی کے بچے کو کوئی نابکار قتل کر دے۔ تو ماں باپ ساری عمر اس کا صدمہ محسوس کر کے خون کے آنسو روتے رہتے ہیں۔ لیکن جاہل ماں جو خود اپنی اولاد کی قاتل ہوتی ہے۔ اس کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔

مسلمانوں کو چاہئے۔ کہ وہ جہالت کی تباہ کن مصیبت کی طرف خصوصیت سے توجہ کریں۔ اور جلد سے جلد توجہ کریں۔ ورنہ نقصانات تو ظاہر ہی ہیں۔ جن میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے ؛

بندہ بیراگی کے بت کا انہدام

ہندو قوم کے ایک رہنما بھائی پرمانند نے کچھ عرصہ سے ہندوستان کے خرمن امن و امان میں ایک اور چنگاری پھینک رکھی ہے۔ آپ نے پہلے تو بندہ بیراگی کے متعلق ایک کتاب شائع کی۔ اور اس کے بعد ایک مندر میں اس کا بت بھی نصب کرا دیا۔ معاصر شیر پنجاب ۴ اگست کا بیان ہے کہ "بھائی پرمانند کی کتاب اور اس بت کی ہیئت کذائی سکھوں کے لئے سخت اشتعال انگیز تھی۔ اور اس سے ان میں سخت جوش پھیل رہا تھا" سکھوں نے بہت کوشش کی۔ کہ بھائی پرمانند اپنے اس امن سوز فعل کی تلافی کر دیں۔ لیکن انہوں نے اس کی پرواہ تک نہ کی۔ بالآخر ۳۰ جولائی کی دوپہر کو تین اکالیوں نے اس بت کو توڑ ڈالا

اب ہندو اس پر بہت شور مچا رہے ہیں۔ اور ملاپ الیسا ندی توحید اخبار بھی اس بت شکنی کو "گناہ عظیم" قرار دیتا ہے۔ اگرچہ ہم اصولاً قانون شکنی کے سخت مخالف ہیں۔ اور اس لحاظ سے اس حرکت کو سخت ہی ناپسند کرتے ہیں مگر چونکہ اس امر کا کوئی معقول ثبوت موجود نہیں۔ کہ اس کی ذمہ واری سکھ قوم پر ہے۔ علاوہ ازیں اس فتنہ کی ابتدا بھی خود ہندوؤں کی طرف سے ہی ہوئی۔ اس لئے انہیں چاہئے۔ کہ اس فعل کی ذمہ واری تمام سکھ قوم پر ڈالکر باہم مزید رنجش پیدا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اور اسے ایک انفرادی فعل کی حیثیت سے ہی دیکھیں۔ سکھ رہنماؤں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اس نامناسب فعل سے اپنی برأت کا اعلان کریں ؛

۱۹ ۔جولائی ۱۹۲۹ء کی شام کو لاہور میں چند ایک احرار" اپنے واجب التنظیم سپاہ سالار فیلڈ مارشل آقائے ظفر علی خان کی معیت میں بازاروں کے اندر بیہودہ شور و شر اور بے معنی چیخ و پکار کرتے پھر رہے تھے۔ کہ پولیس نے آن لیا۔ اور لیجا کر جیل میں ڈال دیا ۔

اگلے دن جب مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ تو کورٹ انسپکٹر نے بتایا کہ ملزم پانچ پانچ سو روپیہ کی ضمانت پر رہا ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ضمانتوں کا انتظام بھی کر دیا گیا۔ لیکن برطانوی عدالت میں ضمانت دیکر رہائی حاصل کرنا" احرار کے سپہ سالار" نے اپنی اور اپنی حریت پسند جماعت کی خطرناک ترین توہین سمجھا۔ کئی ایک" قومی کارکنوں" نے بہم اصرار کے ساتھ آپ کو ضمانت دیکر رہائی حاصل کرنے کا مشورہ دیا۔ لیکن آپ نے ایک نہ سُنی ۔ اور انکار پر اڑے رہے ۔ اس لئے سب کو دوبارہ جیل میں بھیجدیا گیا ۔

" آقائے ظفر علی" کو ضمانت پر رہا ہونیکا مشورہ دینے والے چونکہ آپ کی افتاد طبیعت سے اچھی طرح واقف تھے ۔ اور آپ کی تلون مزاج سے پوری طرح شناسا۔ اس لئے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد جیل میں جا موجود ہوئے ۔ اور پھر وہی مشورہ دیا ۔ اس عرصہ میں جیل کی سنگین دیواروں اور مہیب کوٹھریوں کو دیکھکر آپ کے حواس درست اور طبیعت بالکل صاف ہو چکی تھی ۔ چنانچہ ان کے پہونچتے ہی آپ بغیر کسی قیل و قال اور حیل و حجت کے ضمانت دینے پر آمادہ ہو گئے ۔ اسلئے ضمانت داخل کر دی گئی ۔ اور آپ بعافیت صحت گھر پہونچ گئے ۔

اگلے دن بھگت سنگھ اور دت کی یاد کے سلسلہ میں بیرون موری دروازہ ایک" عظیم الشان جلسہ" تھا جس میں اس" شیر بیشہ حریت" اور" اصول پرور انسان" نے ان دونوں کی تعریف و توصیف میں ایک ہنگامہ خیز اور کیف آور تقریر کی ۔ لیکن آپ دل ہی دل میں شرما رہے تھے ۔ کہ میری اپنی ہی زبان سے ان لوگوں کی قربانیوں کا حال معلوم کر کے جو قریباً ڈیڑھ ماہ سے مقاطعہ جوعی کئے ہوئے ہیں ۔ سامعین میری حریت پرستی کے متعلق جو ایک رات بھی جیل میں بسر نہ کر سکا ۔ اور جھٹ ضمانت دے کر چھوٹ آیا ۔ کیا رائے قائم کر رہے ہونگے ۔

اس خیال کا آنا تھا ۔ کہ آپ آتشِ حسد کے مارے آپے سے باہر ہو گئے ۔ اور" ۲۰ ہزار کے مجمع میں" اعلان کر دیا ۔ کہ" میں اب زیادہ عرصہ تک ضمانت پر رہا رہنا مستحسن قرار نہیں دیتا ۔ اور میں نے عزم بالجزم کر لیا ہے ۔ کہ کل صبح مجسٹریٹ کے سامنے جا کر ضمانت منسوخ کرا لوں ۔ اور جیل چلا جاؤں" ۔ چنانچہ اگلے روز آپ نے مجسٹریٹ کے سامنے جا کر کہدیا ۔ کہ :-

" کل میں ضمانت دیکر جیل سے آگیا تھا ۔ لیکن باہر آ کر میں نے تبادلۂ خیالات کیا ہے ۔ مگر میرے کانگریسی بھائی مجھے اطمینان نہیں دلا سکے ۔ کہ میں کیوں ضمانت پر جیل سے آگیا ۔ میں محسوس کرتا ہوں ۔ کہ میں نے سخت غلطی کی ہے ۔ میری استدعا ہے ۔ کہ کل کی میری ضمانت منسوخ کر دی جائے ۔ اور مجھے جیل میں بھیجدیا جائے" ۔

چنانچہ مجسٹریٹ نے آپ کی اس" استدعا" کو منظور فرما لیا ۔ اور قیدیوں کی لاری میں بٹھا کر آپ کو بورسٹل جیل روانہ کر دیا ۔

جوشِ حسد اور فرطِ غیظ و غضب کی وجہ سے حواس معطل ہو جانے کے سبب جانے کو تو آپ جیل خانہ چلے گئے ۔ لیکن آپ جانیں ۔ بوڑھے اور دہان پان آدمی ہیں ۔ وہ دن اور تھے ۔ جب آپ جیل کے ناتربیت یافتہ اور کندۂ ناتراش ملازمین کی ہر سختی اور بدتمیزی کو نہایت صبر و استقلال بلکہ بکمال خندہ پیشانی برداشت کر لیتے تھے ۔ اب بتقاضائے عمر یارائے ضبط نہیں رہا ۔ اور عادت تحمل و برداشت ساتھ چھوڑ چکی ہے ۔ اس لئے اب آپ میں زیادہ عرصہ تک ان بے ہودگیوں کا تختۂ مشق بننے کی جو جیل کی چاردیواری کے اندر کی جاتی ہیں اہلیت نہیں رہی ۔

اس نا اہلیت کے احساس پر آپ نے ایک اور پلٹا کھایا ۔ چنانچہ ۳۰ ۔ جولائی کو جب آپ کا مقدمہ عدالت میں دس روز کے التوا کے بعد پیش ہوا ۔ اور عدالت نے ۱۲ راگست تک مقدمہ کو ملتوی کرنے کا حکم دیا ۔ تو آپ نے مجسٹریٹ سے ایک اور استدعا کی ۔ کہ" مقدمہ کی سماعت جلدی ہونی چاہئے ۔ کیونکہ میں جیل میں پڑا سڑ رہا ہوں ۔ مجھے غیر ضروری طور پر جیل میں نہ رکھا جائے ۔ جب تک میں برطانوی رعایا کا فرد ہوں اپنے حقوق کا مطالبہ کرتا رہونگا" ۔ اور ساتھ ہی اپنے وکیل کی معرفت درخواست کی ۔ کہ" مجھے ذاتی مچلکہ پر رہا کر دیا جائے" ۔ اور یہ اقرار کر کے کہ میں راہ فرار اختیار نہیں کرونگا ۔ تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت ہو جاؤں گا ۔ اور اپنی ذات اور شخصیت و عزت کو اس اقرار کی ضمانت کے طور پر پیش کر کے خیر سے گھر آگئے ۔ اور دنیا پر ایک بار پھر ثابت کر دیا ۔ کہ آپ" زر" کے مقابل میں اپنی ذات ۔ عزت ۔ شخصیت سب کچھ ہیچ سمجھتے ہیں ۔

ممکن ہے ۔ دنیا ان انقلابات پر جو صرف دس گیارہ روزہ زندگی میں" آقائے ظفر علی خان" پر آئے ۔ حرف گیری کرے ۔ اور کوئی ان کی وجہ سے آپ کو متہم کرے ۔ اور ان کو آپ کے لقب" سیاسی گرگٹ" کی صحت میں بطور دلیل پیش کرے ۔ لیکن ہم اس بات کے قائل نہیں ۔ آپ چونکہ بقول زمیندار ۲۳ جولائی" اصول پرور" انسان ہیں ۔ اس لئے ان انقلابات کی حکمت پر غور کرنا ضروری ہے ۔

آپ کا ایک اصول یہ ہے ۔ کہ انقلاب کو زندہ رکھنا چاہئے ۔ چنانچہ " انقلاب زندہ باد" کا دعائیہ جملہ بالجہر منہ سے نکالنے کے جرم میں ہی یہ ساری افتاد آپ پڑی ہے ۔ لیکن آپ چونکہ دنیا کے اندر اور کسی قسم کا اخلاقی ۔ تمدنی ۔ معاشرتی ۔ مذہبی یا سیاسی انقلاب پیدا کرنے کی اصلاً اہلیت نہیں رکھتے ۔ اس لئے آپ فی الحال اپنے اصول اور اپنے الفاظ میں ہی انقلاب پیدا کر کے دل کی بھڑاس نکال لیتے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ آپ کو ایسے انقلابات مبارک کرے ۔

اخبار اہلحدیث ۲ راگست میں ایک" فضیل العلما" کی طرف سے مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا گیا ہے ۔ کہ" مرزائیوں کو احمدی نہ لکھا جائے" بلکہ" غلامی قادیانی یا مرزائی لکھنا چاہئے" ۔ اس مختصر سی تحریر میں مضمون نگار نے جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بانی کے متعلق جس بدتہذیبی کا اظہار کیا ہے ۔ اسے ان علماء کہلانے والوں کا خاصہ یقین کرتے ہوئے ہم ناقابل التفات سمجھتے ہیں ۔

باقی رہا ہمیں احمدی نہ کہنے کا معاملہ ۔ سو ممکن ہے ۔ عامل حدیث ہونے کا دعوےٰ کرنے والے اپنے لئے قرآن حکیم کے احکام کی پابندی ضروری نہ سمجھتے ہوں ۔ اور اسی خیال سے ولا تنابزوا بالالقاب کے ارشاد خداوندی کی صریح خلاف ورزی کے انجام سے بیخوف ہو گئے ہوں ۔ لیکن انھیں کم از کم اتنا تو ضرور سوچ لینا چاہیئے ۔ کہ اگر کسی کی طرف سے یہ تحریک کی جائے ۔ کہ" وہابیوں کو اہلحدیث نہ لکھا جائے" ۔ تو آپ اس پر بُرا تو نہیں منائیں گے

جناب من! آنچہ بر خود مپسندی بر دیگراں مپسند

مضمون نگار نے لکھا ہے ۔" علماء اسلام عموماً اور فاتح قادیان مولانا مدیر اخبار اہلحدیث خصوصاً اس امر کا خیال فرمائیں ۔ ورنہ عوام تو علماء کے تابع ہیں ۔ وہ جو دیکھینگے ۔ کہ ہمارے علماء قادیانیوں کو احمدی لکھتے ہیں تو وہ سند پکڑینگے" ۔ یہ تو معلوم نہیں" مولانا مدیر اخبار اہلحدیث" اس مشورہ پر کہاں تک عمل کرینگے ۔ لیکن مضمون نگار کو معلوم ہونا چاہئے ۔ کہ" مولانا مدیر اخبار اہلحدیث" نے اپنی ساری عمر" اس امر کا خیال" رکھنے میں گذار دی ہے ۔ کہ کوئی شخص احمدی نہ ہونے پائے ۔ کوئی انسان قادیان نہ جائے ۔ اور ساری عمر مخالفت حق میں ہی گذار دی ۔ لیکن کیا" عوام نے" ان کے اس فعل سے" سند پکڑی" ۔ کیا اس" خیال رکھنے" کے باوجود اکنافِ عالم میں لاکھوں انسان احمدی ہو کر" مولانا مدیر اخبار اہلحدیث" کی چھاتی پر مونگ نہیں دل رہے ۔

جب" مولانا مدیر اخبار اہلحدیث کا خیال رکھنا" لوگوں کو اپنے آبائی معتقدات کو ترک کر کے احمدیت اختیار کرنے سے باز نہ رکھ سکا ۔ تو احمدی نام کو مٹانے کیلئے انھیں کوشش کرنے کی تحریک کرنا ان کیلئے مزید سامان رسوائی پیدا کرنے کا ایک اور موقعہ پیدا کرنا ہے ۔ شوق ہے ۔ تو یہ بھی تجربہ کر لیں ۔

مولوی محمد علی صاحب کی صریح غلط بیانی

احباب جماعت سے ضروری گذارش

تعجب اور حیرت

جماعت احمدیہ کے وہ معاند جو مستریوں کو آڑ بنا کر نہایت غیر شریفانہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ ان میں سے غیر مبایعین سب سے زیادہ حصہ لے رہے ہیں۔ اور یہ ایسی کھلی اور واضح بات ہے۔ کہ جس کے ثابت کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ جہاں جہاں غیر مبایعین پائے جاتے ہیں۔ وہاں کے لوگ جانتے ہیں۔ کہ وہ کس سرگرمی اور کتنی کوشش سے اس شرارت کے پھیلانے میں حصہ لے رہے ہیں۔ لیکن کس قدر تعجب اور حیرت کا مقام ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے پیچیدہ طریق سے لیکن ان کے اخبار "پیغام صلح" نے صاف الفاظ میں اس فتنہ میں حصہ لینے سے انکار کیا ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے تو یہاں تک لکھا ہے۔ مستریوں کے پردہ میں جو کچھ جماعت احمدیہ کے خلاف ہو رہا ہے۔ اسے وہ اپنے لئے بھی نقصان رساں سمجھتے ہیں ؛

صریح جھوٹ

لیکن یہ صریح جھوٹ اور کھلی کذب بیانی ہے۔ اور حیرت ہے۔ مولوی محمد علی صاحب جیسا انسان اس کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اگر مولوی صاحب مستریوں کے پروپیگنڈا کو کسی صورت میں بھی اپنے لئے نقصان رساں سمجھتے۔ اور در اصل اس میں ان کا ہاتھ نہ ہوتا۔ تو اتنے عرصہ میں وہ خود یا ان کا اخبار "پیغام صلح" کچھ نہ کچھ تو اس نقصان کی تلافی کی کوشش کرتا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں نظر یہ آتا ہے۔ کہ مستری لاہور جاتے ہیں۔ تو غیر مبایعین کے مہمان خانہ میں ٹھیرتے ہیں۔ جہاں ہر چھوٹا بڑا ان کے پاؤں کے نیچے آنکھیں بچھاتا ہے۔ اور خود مولوی محمد علی صاحب سیر کے اوقات میں ایک مستری کو ساتھ رکھتے ہیں۔ اس سے رازداری کی باتیں کی جاتی ہیں۔ اور نہ معلوم شرارت کے کیا کیا ڈھنگ سکھائے جاتے ہیں۔ باوجود اس کے اعلان یہ کیا جاتا ہے۔ کہ غیر مبایعین کا اس پروپیگنڈا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور وہ اسے اپنے لئے بھی نقصان رساں سمجھتے ہیں ؛

مولوی محمد علی صاحب کا دخل

پھر مستریوں نے آج تک جس قدر غلاظت کے پلندے شائع کئے۔ ان کی اشاعت سب سے زیادہ انہی لوگوں نے کی۔ اور تو اور مولوی محمد علی صاحب نے اس میں حصہ لیا۔ اور اپنے خاص ملازموں کے ذریعہ یہ کام کرایا۔ گذشتہ سال جب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالے ڈلہوزی میں تھے۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے جو کئی سال سے موسم گرما ڈلہوزی میں گذارتے ہیں۔ اپنے نوکروں کے ذریعہ مستریوں کے ٹریکٹ نہ صرف بازاروں میں تقسیم کرائے۔ بلکہ معززین کو ان کی کوٹھیوں پر پہنچائے۔ چنانچہ انہی ایام میں سردار حبیب اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا ڈپٹی پریذیڈنٹ پنجاب کونسل کی شہادت "الفضل" میں شائع کی گئی تھی۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کا ملازم مستریوں کا ایک ٹریکٹ ان کی کوٹھی میں پہنچانے آیا۔ یہ ایک گفتگو میں ضمناً ذکر آگیا تھا۔ اور اسی صورت میں اخبار میں شائع کیا گیا۔ ورنہ ڈلہوزی کے متعدد اصحاب نے بتایا تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے آدمیوں نے یہ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور اخبار میں شائع ہونے پر مولوی صاحب کو اس سے انکار کی جرأت نہ ہوئی تھی۔ لیکن اب غالباً ایک سال گذر جانے کے باعث وہ یہ فرما رہے ہیں۔ کہ ان کا اس پروپیگنڈا سے کوئی تعلق نہیں ہے حالانکہ سال کے دوران میں بھی انہوں نے کوئی کمی نہیں کی ؛

۲ر جون کے جلسے اور غیر مبایعین

۲ر جون کے جلسوں کے موقعہ پر ان لوگوں نے جو کچھ کیا۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کا مخالف سے مخالف بھی یہ بات حیرت اور تعجب سے سنیگا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کا اخبار مستریوں کے پروپیگنڈا میں غیر مبایعین کے حصہ لینے سے انکار کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ ایسا صریح جھوٹ ہے۔ جس میں کسی شبہ کی گنجائش ہی نہیں مولوی محمد علی صاحب کو چاہیئے تھا۔ کہ اپنی پوزیشن کا تھوڑا بہت ہی لحاظ رکھتے۔ وہ کچھ لوگوں کا اپنے آپ کو "امیر" قرار دیتے ہیں۔ اگر یہ "امارت" دولت و ثروت کے لحاظ سے نہیں۔ بلکہ روحانی سمجھی جاتی ہے۔ تو "امیر" کہلانے والے کو اس قدر دیانت اور امانت سے تو ضرور کام لینا چاہیئے تھا۔ کہ دیدہ دانستہ ایک صریح اور واضح امر کا انکار نہ کرتا۔ بلکہ صفائی کے ساتھ یا تو یہ اقرار کر لیتا۔ کہ جن لوگوں کا امیر کہلاتا ہے۔ وہ چونکہ اسے نام کا امیر سمجھتے ہیں۔ اور اس کی کوئی بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اس وجہ سے ان کے کسی فعل کا وہ ذمہ وار نہیں ہے۔ یا پھر یہ کہدیتا کہ مستری جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس کی اور اس کے ساتھیوں کی صلاح و مشورہ اور امداد سے کر رہے ہیں۔ اگر مولوی محمد علی صاحب صداقت سے کام لیں۔ تو انہیں یہی کہنا چاہیئے۔ کیونکہ خود ان کی ذات والا صفات بھی اس بارے میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے نہیں۔ بلکہ "امیر" ہونے کی وجہ سے سب سے پیش پیش ہے ؛

احباب سے التماس

چونکہ اس بارے میں مولوی محمد علی صاحب اور پیغام صلح نے صریح غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹے کو ایک بار اور اس کے گھر تک پہنچا دیا جائے۔ احباب کو چاہیئے۔ جہاں جہاں غیر مبایعین نے ۲ر جون کے جلسہ کے موقعہ پر اس سے قبل یا بعد مستریوں کے ٹریکٹ، اخبار اور اشتہارات کی اشاعت کی۔ وہاں کے تفصیلی حالات لکھ کر الفضل میں بھیجیں۔ (جیسا کہ پشاور کا ایک مضمون شائع ہو چکا ہے) تا کہ ان مضامین کو شائع کر کے مولوی محمد علی صاحب سے پوچھا جائے۔ یہ مستریوں کے ناپاک پروپیگنڈا سے آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی بے تعلقی کا ثبوت ہے یا اس بات کا۔ کہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ آپ لوگوں کی طرف سے ہو رہا ہے ؛

نہرو رپورٹ کی عدم قبولیت کا اعتراف

ہندو اور ہندو پرست مسلمان کانگریس کو ہندوستان کی واحد نمایندہ جماعت اور نہرو رپورٹ کو ہندوستان کا متحدہ و متفقہ مطالبہ قرار دے رہے ہیں۔ لیکن حقیقت پر جو تلبیس کا پردہ پڑا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ اٹھ رہا ہے۔ کانگریس نے کونسلوں کے مقاطعہ کا حکم دیا۔ تو قریباً ہر صوبہ کی کانگریس کمیٹی نے اس کی مخالفت کی۔ بالآخر اس معاملہ کو الہ آباد میں منعقد ہونے والی کانگریس کمیٹی پر اٹھا رکھا گیا۔ اور اب اس میں اسے لاہور میں منعقد ہونے والے اجلاس پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ کانگریسی کارکنوں کو کانگریس کے ٹکٹ پر جانے والوں کے متعلق بھی یقین نہیں۔ کہ وہ کانگریس کے احکام پر عمل کریں گے۔ اور اسی وجہ سے وہ کوئی فیصلہ کر کے کانگریس کا رہا سہا وقار کھونے کے بجائے اس معاملہ کو ٹال مٹول کر رہے ہیں۔ اور یہ صورت کانگریس کی حیثیت کو واضح کرنے کے لئے کافی ثبوت ہے ؛

باقی رہا نہرو رپورٹ کی حیثیت کا سوال۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔ کہ ملک میں اسے قطعاً کوئی قبولیت حاصل نہیں ہوئی اور الہ آباد میں منعقد شدہ اجلاس کانگریس میں مسٹر گاندھی جی نے نہایت صاف گوئی سے اس امر کا اعتراف کر لیا کہ :-

"ہم کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ کہ نہرو رپورٹ کو ردی کے کاغذ کے برابر بھی وقعت نہیں دیگئی" (سیاست ۳۱ر جولائی)

یہ الفاظ جو ہندوستان کے ایک بہت بڑے سیاسی لیڈر اور نہرو رپورٹ کے کٹر حامی کی زبان سے نکلے ہیں۔ اس قابل ہیں۔ کہ ہندوستان کے لئے نیا نظام حکومت مرتب کرنے والوں کے اچھی طرح ذہن نشین کر دئے جائیں۔ تا وہ اس غلط پروپیگنڈا سے اثر پذیر نہ ہوں۔ جو ہندو اس کے متعلق کر رہے ہیں۔ نیز ان مسلمانوں کو بھی ان کا غور سے مطالعہ کرنا چاہیئے۔ جو قوم کو اس پر رضامند کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ جس چیز کو ملک کی تمام اقوام نے اس لاپروائی کی نظر سے دیکھا۔ اور ردی کے کاغذ کے برابر وقعت دی۔ اسے قبول کرنے کے لئے مسلمانوں کو پرزور مشورہ دینا ان سے کھلی عداوت نہیں۔ تو اور کیا ہے؟

سراجاً منیراً

از ڈاکٹر چوہدری محمد شاہ نواز خان صاحب ایم - بی - بی - ایس - یوگنڈا - افریقہ

آنحضرت صلعم روحانی سورج ہیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علماء کرام کی طرف سے حضرت احمد نبی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی روشنی میں جو زبردست دلائل قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے اجراء نبوت کے ثبوت میں دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ آیت ہے:-

یاایھا النبی انا ارسلنٰک شاھداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہٖ وسراجاً منیراً (احزاب ۶)

اس آیہ کریمہ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراجاً منیراً کہا گیا ہے۔ یعنی روحانی سورج۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جسمانی سورج کے دو کام ہیں۔ ایک بلاواسطہ روشنی دینا۔ اور دوسرے رات کے وقت بالواسطہ (چاند کے ذریعہ) روشنی مہیا کرنا۔ پس مکمل طور پر اس لفظ کے اطلاق کے لئے ضروری ہے۔ کہ روحانی سورج کا بھی کوئی چاند (بروز کامل) ہو۔ جو ظلمت اور تاریکی کے زمانہ میں فیوض محمدی صلعم (بالواسطہ) دنیا کو پہونچائے۔ وہ بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چودھویں صدی کے مجدد اعظم ہیں۔ گذشتہ ۱۳ - صدیوں کے مجدد - پہلی - دوسری تیسری وغیرہ راتوں کے چاند کی مانند تھے۔ اور وہ حضرت نبی کریم صلعم کی بعض صفات کے ظل تھے۔ مگر چودھویں صدی کا مجدد (حضرت مسیح موعود) چودھویں کے چاند کی طرح روحانی سورج (نبی کریمؐ) کا بروز کامل تھا جس کی وجہ سے آپ کو نبوت کا درجہ ملا۔ حضرت نبی کریمؐ نے اپنے اصحاب کو ستاروں سے تشبیہ دی ہے۔ (دیکھو مشکوٰۃ باب مناقب صحابہ فصل ۳) پس روحانی نظام کا جسمانی نظام پر اطلاق مکمل ہے۔

مخالفین کا اعتراض

ہمارے مخالفین جو اجرائے نبوت کے قائل نہیں۔ ان کی طرف سے اس دلیل پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ سورج کی موجودگی میں کسی چاند (نبوت مسیح موعود) کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ چاند کی ضرورت رات کو ہوا کرتی ہے۔ جب سورج تاریکی میں اپنا منہ چھپا لیتا ہے۔ لیکن روحانی سورج چونکہ قیامت تک غروب نہ ہوگا۔ اور لوگ بلاواسطہ اس سے فیوض اور روشنی حاصل کرتے رہیں گے۔ اس لئے چاند کے ذریعہ بالواسطہ روشنی لینے کی ضرورت پیدا نہیں ہوسکتی۔

الزامی جواب

اس اعتراض کے رد میں ہماری طرف سے ایک جواب یہ دیا جاتا ہے۔ کہ اگر سورج کی موجودگی میں چودھویں کے چاند (حضرت احمد نبی اللہ) کی ضرورت نہیں۔ تو پھر دیگر مجددین جو اس روحانی سورج کی موجودگی میں ہر صدی کے سر پر مبعوث ہوتے رہے۔ ان کا تو بدرجہ اولیٰ ضرورت نہ تھی۔ پس اس صورت میں ماننا پڑے گا۔ کہ گذشتہ مجددین اور محدثین کی بعثت بھی نعوذ باللہ لغو اور غیر ضروری تھی۔

یہ جواب گو بالکل مسکت ہے۔ مگر بوجہ الزامی جواب ہونے کے اس سے معترض کی تسلی نہیں ہوتی۔ پس مخالفین کے اطمینان قلب کے لئے ہم کو اس کا تحقیقی جواب بھی دینا چاہیئے۔

تحقیقی جواب

یہ اعتراض اصل میں قلت تدبر اور جغرافیہ طبعی سے محض لاعلمی کی وجہ سے مخالفین کے دل میں پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ اس کا حل گردش زمین کے عمل میں ادنیٰ تدبر سے ہوسکتا تھا۔ واضح ہو۔ کہ یہ بات بالکل غلط اور ثابت شدہ حقائق کے مخالف ہے۔ کہ سورج بھی غروب ہوا کرتا ہے۔ اس بات کو وضاحت سے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کہ زمین اصل میں گردش کرتی ہے۔ اور رات کو اپنا پہلو بدل کر اندھیرے میں ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کو ایک سکول کا طالبعلم بھی بخوبی جانتا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ چاند کی ضرورت رات کو ہوا کرتی ہے۔ مگر یہ کہنا ہرگز درست نہیں۔ کہ سورج کا غروب ہونا بھی اس کے لئے ضروری شرط ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جسمانی سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔ مگر چاند کی ضرورت ہر رات کو ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ روحانی چاند سے بالواسطہ فیوض حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ پہلے روحانی سورج غروب ہو۔

پس جس طرح جسمانی سورج قیامت تک غروب نہ ہوگا۔ مگر اس کے باوجود زمین کو اپنی گردش کی وجہ سے چاند کی ضرورت قیامت تک رہے گی۔ اسی طرح روحانی سورج بھی (برکات وفیوض آنحضرتؐ اور تعلیم قرآن) قیامت تک کبھی غروب نہ ہوگا۔ مگر اس کے باوجود زمینی لوگوں کو اپنی گردش (تعلیم قرآن پر ترک عمل) کی وجہ سے تاقیامت روحانی چاند کی ضرورت رہیگی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برکات اور فیوض تاقیامت روشن رہیں گے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ تاریکی کے ایام کے لئے بالواسطہ نبوت اور فیوض کا سلسلہ بھی تاقیامت جاری رہیگا۔ واللہ اعلم

روحانی سورج کا طلوع آج سے ۱۳ - سو سال قبل ہوا۔ اور دنیا کے کثیر حصہ پر اس کی نورانی کرنیں پھیل گئیں۔ اس کے بعد جوں جوں زمانہ گذرتا گیا۔ بُعد از نبوت کی وجہ سے لوگوں کے قلوب کی روحانی زمین آہستہ آہستہ گردش کر کے روحانی سورج سے منہ موڑ کر تاریکی کی طرف ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ ان کے قلوب کی گردش چودھویں صدی میں آکر مکمل ہوگئی۔ اور تاریکی اور ظلمت بھی اپنی انتہا کو پہونچ گئی۔ جس طرح قریباً ۱۲ گھنٹوں میں زمین مکمل طور پر سورج سے اپنا مونہہ پھیر لیتی ہے۔ اسی طرح لوگوں کے قلوب کی زمین بھی ۱۳ صدیوں میں مکمل طور پر پھر گئی۔ پہلی - دوسری - تیسری وغیرہ صدیوں میں تاریکی کی شدت کے مطابق پہلی - دوسری - تیسری وغیرہ رات کے چاندوں کی ضرورت پیش آئی۔ آخر پھر چودھویں صدی میں چودھویں کے چاند کا طلوع ہوا۔ جس کے دائی مکمل تاریکی اور دجالیت کا ظہور تھے۔ جب ظہر الفساد فی البر والبحر کا پورا اطلاق ہو رہا تھا۔ جس طرح چاند روز روشن (سورج کی موجودگی) میں بھی موجود ہوتا ہے۔ مگر زمین والوں میں چونکہ بلاواسطہ سورج سے فیض پانے کی اہلیت ہوتی ہے۔ اس لئے چاند کی روشنی کا اظہار نہیں ہوتا۔ اسی طرح خلفاء راشدین کے وقت میں بھی ایسے وجود موجود تھے۔ جو چاند کا کام دینے کی اہلیت رکھتے تھے۔ مگر چونکہ صحابہ کرام روحانی سورج سے بلاواسطہ نور حاصل کر رہے تھے۔ اس لئے ان روحانی چاندوں کی روشنی کا اظہار نہ ہوا۔ اور نبوت کے مقام پر ان کو کھڑا نہ کیا گیا۔ (کیونکہ ضرورت نہ تھی) چودھویں صدی میں چونکہ اکثر لوگ اس روحانی سورج سے مونہہ موڑ چکے تھے۔ اور بلاواسطہ نور حاصل کرنے سے محروم ہو چکے تھے۔ اس لئے انتہائی تاریکی کی وجہ سے چودھویں کا چاند پوری شان کے ساتھ چمکا۔ اور اس نے نبی کا لقب بھی پایا۔ کیونکہ زمانہ کی حالت اس امر کی مقتضی تھی۔

حضرت احمدؑ گردش زمین سے کس طرح محفوظ رہے

اس جگہ پر یہ سوال ہوسکتا ہے۔ کہ فیج اعوج کے زمانہ میں جب لوگ گردش زمین کی وجہ سے روحانی سورج سے منحرف ہو کر تاریکی میں چلے گئے۔ تو گذشتہ مجددین اور حضرت احمدؑ نبی اللہ نے کس طرح اس روحانی سورج سے نور حاصل کیا۔ وہ بھی کیوں نہ گردش زمین کے ساتھ پھر گئے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ گردش زمین کا اثر صرف وہ اشیاء قبول کرتی ہیں۔ جن پر کشش زمین (تعلق) کا اثر ہو۔ (مثلاً زمین کی سطح پر جو وجود ہیں اور کرہ ہوا ۵۰ میل تک) لیکن جو وجود کشش زمین سے آزاد ہوں۔ مثلاً چاند۔ ستارے وغیرہ۔ ان پر گردش زمین کا اثر نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ چاند اور ستارے دن رات سورج سے فیض حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں۔ کہ تاریکی کے زمانے میں صرف زمینی لوگ (جو نفسانی یعنی ارضی خواہشات کی وجہ سے زمین سے اپنا دامن وابستہ کئے ہوئے تھے) گردش زمین سے متاثر ہوئے اور ان کے قلوب پر ظلمت چھا گئی۔ مگر خدا کے پیارے اور اولیاء اللہ (چاند اور ستارے) جو بظاہر تو زمین پر تھے۔ مگر عملاً آسمان پر بستے تھے اور جنہوں نے زمین سے تعلق قطع کر کے اپنے مولا سے دامن وابستہ کیا ہوا تھا وہ بوجہ بلند مقام پر ہونے کے تاریکی کے ایام میں گردش زمین سے آزاد رہے۔ اور بلاواسطہ نور روحانی سورج سے حاصل کرتے رہے

تاریکی کا ظہور اوّل مغرب میں

جس طرح زمین مغرب سے مشرق کی طرف گردش کرتی ہے۔ اور تاریکی (رات) بھی مغرب میں پہلے ہوتی ہے۔ اور وہاں سے وہ مشرق کی طرف پھیلتی ہے۔ اسی طرح یہ ظلمت اور تاریکی بھی مغرب میں پہلے شروع ہوئی۔ (یورپ اور امریکہ میں سائنس اور فلسفہ والوں نے خدائی کا دعوےٰ کیا۔ اور پادریوں نے نبوت کا دعوےٰ کیا۔ یعنی خدا اور انبیاء کے کاموں میں دخل دیا۔) پھر وہاں سے یہ فلسفہ کی ظلمت اور نصاریٰ کے دجل کی سیاہی مشرق کی طرف پھیل گئی۔ یہاں تک کہ دین کے علماء (علماء) بھی بے نور ہو گئے۔ اس وقت خدا کی حکمت نے یہ چاہا۔ کہ پھر ایک

مشرق میں بالواسطہ نور کا ایک "قمر الانبیاء" کھڑا کرے۔ جو نور کی چادر کو مشرق سے مغرب تک پہونچا دے۔ اور اس تاریکی اور ظلمت کو اپنی نورانی کرنوں میں لپیٹ لے (واضح ہو کہ جسمانی قمر بھی مشرق سے طلوع کرکے مغرب کی طرف حرکت کرتا ہے)

حضرت احمدؑ کے قلبی آئینہ کا کمال

پس آسمانی لوگوں (اولیاء۔ مجددین۔ محدثین) پر گردش زمین کا اثر نہ ہوا۔ اور ان کے روحانی قلوب کی زمین رات کو بھی سورج سے فیض حاصل کرتی رہی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں "علماء سوء" نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح اس سراسر نور اور پاکیزہ ہستی کو بھی اپنی طرح بے نور کردیں۔ مگر اس جری اللہ نے باوجود سخت گردش اور زلازل اور مصائب کے دھکوں کے اپنے قلبی آئینہ میں ذرا جنبش نہ آنے دی۔ اور اس کو سخت ابتلاؤں کے وقت بھی ایسے زاویہ پر قائم رکھا۔ کہ برکات وفیوض محمدیؐ کے انوار آخر دم تک اس میں سے مکمل طور پر منعکس ہوتے رہے۔ اللھم صل علی محمد و علی خلفائہ وبارک وسلم

چاندنی اور سورج کی روشنی میں مشابہت

جسمانی سورج اور چاند کی روشنی میں شدید مشابہت ہے۔ اور اپنے اثرات۔ خواص اور کیفیات کے لحاظ سے دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ چاند کی روشنی سورج کی روشنی کا مکمل بروز اور ظل ہے۔ (پس بحیثیت ایک روشن وجود ہونے کے دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ ہاں اصل اور ظل کا امتیاز ضرور ہے۔ کیونکہ چاند کی روشنی بالواسطہ ہے۔ اس لئے اس کے بقاء اور قیام کے لئے سورج کا وجود لازمی ہے) چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ چاند کی روشنی میں بھی سورج کی طرح پودوں کو نشوونما دینے کی قابلیت ہے۔ (ککڑی کے متعلق تو اکثروں کو علوم ہے۔ کہ وہ رات کو چاندنی میں اتنی سرعت سے بڑھتی ہے۔ کہ اس میں سے آواز نکلتی ہے)

ایکٹنک (actinic) اثرات اور کیمیاوی کیفیات کے لحاظ سے بھی چاند کی روشنی سورج کی مانند ہی ہے۔ چنانچہ چاندنی میں فوٹو بھی لیا جاسکتا ہے۔ پس ہر لحاظ سے چاند کی روشنی سورج کی روشنی کی قائم مقام کہلا سکتی ہے ÷

حضرت احمدؑ حضرت نبی کریمؐ کے کامل بروز

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے روحانی آقا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامل بروز اور ظل تھے۔ اور بوجہ حضور کی صفات کا کامل مظہر ہونے کے دونوں میں شدید مشابہت تھی۔ پس بلحاظ نبوت کے لحاظ سے دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ ہاں اصل اور ظل کا فرق ضرور ہے۔ جس طرح ظل اپنے اصل سے جدا نہیں ہوسکتا۔ اور ظل کی ہستی کا قیام اصل کے بقاء پر ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا بقاء آنحضرت صلعم کی روحانی پیروی اور متابعت پر ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قوت قدسیہ سے لوگوں کی روحانی نشوونما کی اور ان کے نفوس کا تزکیہ کیا اور ایک ایسی جماعت قائم کردی۔ جو دین پر فدا تھی۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جس کا شن تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی قوت قدسیہ سے لوگوں کی روحانی اصلاح کی اور نفوس کا تزکیہ کیا۔ اور صحابہ کرام کے نمونہ پر چلنے والے مخلصین کی ایک جماعت قائم کردی۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کیا کرتے ہیں ÷

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چودھویں کے چاند کی مانند روحانی سورج آنحضرتؐ کی صفات کے کامل بروز اور مظہر تھے۔ آپ کے وجود سے رات کی تاریکی اور ظلمت کافور ہوگئی۔ اور بہتوں نے اپنا دامن آپ سے جوڑ کر اس آسمانی نور سے حصہ پایا۔ جو ہمارے لئے ثریا سے واپس لایا گیا تھا۔ مگر وہ جو عقیم القلب ہے۔ اور بوجہ حق کی مخالفت۔ تکبر اور تعصب کے اس باطنی نور کو جو ہر ایک کو پیدائش کے وقت ملتا ہے۔ اور جس سے حق کی شناخت کی قابلیت روحانی آنکھوں کو نصیب ہوتی ہے۔ کھو بیٹھے تھے۔ ان کو اس چودھویں کے چاند کی شناخت نصیب نہ ہوئی۔ ان کی حالت جو اپنے اعمال کی وجہ سے روحانی اندھے بن چکے ہیں۔ اس چمگادڑ کی مانند ہے۔ جو نور کو پسند نہیں کرتا۔ اور دن کے وقت سورج سے چھپتا پھرتا ہے ÷

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق پیشگوئیاں

خاکسار کو ۱۹۱۳ء میں متواتر تین سال غیر مبائعین میں بمقام لاہور رہنے کا اتفاق ہوا تھا۔ اور اکثر مولوی محمد علی صاحب کے پاس بیٹھنے اور ان کی گفتگو سننے کا موقعہ ملا۔ اس وقت صرف ایک بات ہے۔ جس کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف نے ویسے تو کئی دفعہ مگر ایک موقعہ پر خاص تعلی سے یوں کہا۔ کہ میاں صاحب کے مرید تو میاں صاحب کو مصلح موعود۔ پسر موعود کی پیشگوئیوں کا مصداق بناتے ہیں۔ مگر میاں صاحب خود کچھ نہیں کہتے۔ اگر وہ خود اعلان کریں۔ کہ میں مصلح موعود اور پسر موعود والی پیشگوئیوں کا مصداق ہوں۔ تو ہم ماننے کے لئے تیار ہیں۔ اور ہمیں ان کی بیعت کرنے میں کسی قسم کا عذر نہ ہوگا۔ اب میں با ادب عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ اس مکتوب کو جو حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے ایکٹنگ کو لکھا۔ پڑھیں جس میں نہایت وضاحت کے ساتھ اس امر کا اعلان کیا۔ آپ فرماتے ہیں "آپ اپنی موجودہ حالت میں ان پیشگوئیوں کو کیا کریں گے۔ جو پہلے انبیاء نے میری نسبت کی ہیں۔ بنی اسرائیل میں پیشگوئی موجود ہے۔ کہ مسیح کے دوسرے نزول کے بعد اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوگا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ یتزوج و یولد لہ۔ اس پیشگوئی کو دیکھو اور اس کی جو تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے اسے پڑھو۔ اور اس کے بعد سوچو۔ کہ خدا تعالےٰ میرے لئے کیا چاہتا ہے۔ اور آپ لوگ کس امر کا مطالبہ کرتے ہیں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ رجال من اھل فارس دین کے مددگار ہونگے۔ اور اس طرح مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ان کی موعود اولاد کو شامل کرتے ہیں۔ لیکن آپ لوگوں کا رویہ ان پیشگوئیوں کے متعلق کیا ہے۔ آپ کے نزدیک یہ سب لغو اور باطل ہیں۔ اور باوجود ان پیشگوئیوں کے میں خدا تعالےٰ کا مقہور ہوں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے تیرہ سو سال پہلے ایک غلط خبر دی۔ اور ان سے مسخر کیا۔ گویا بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کی بشارت دی۔ جس کا انجام وہ ہونا تھا۔ جو آپ لوگ چاہتے ہیں ÷

نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی کو پڑھو۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس زور سے پیش کیا ہے۔ اور اس میں آپ کے بعد جو آپ کے بیٹے کے خلیفہ ہونے اور اس کے کام کو چلانے کے متعلق خبر ہے۔ اس پر غور کرو۔ آخر کیا وجہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے خلیفہ اول کو تو بیچ میں سے چھوڑ دیا۔ اور بنی اسرائیل اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیائے امت سے میرے متعلق پیشگوئیاں کرائیں۔ اور اسلام کی ترقی کو میرے ساتھ وابستہ کیا۔ اور اس زمانہ کو مسیح موعودؑ کے مشن کے پورا ہونے کا وقت اور ذریعہ قرار دیا۔ کیا یہ سب آپ لوگوں کے دعوے کی صحت کی صورت میں ممکن ہوسکتا تھا۔ آپ لوگ کہتے ہیں۔ کہ آپ کو خلافت سے الگ کرینگے۔ خدا تعالےٰ کہتا ہے۔ کہ ہم اس کے ذریعہ سے اسلام کو دنیا میں روشن کردینگے۔ اب کیا آپ کے دعوے کے یہ معنی نہیں۔ کہ آپ مجھے خلافت سے ہٹا کر جو آپ کے بس کی بات نہیں۔ اسلام کو ان تمام ترقیات سے محروم کردیں گے۔ جو میرے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور جن کا اب دشمن بھی اقرار کررہے ہیں۔ مگر کیا آپ سمجھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ آپ لوگوں کی وجہ سے اپنی ان تمام پیشگوئیوں کو باطل کردیگا۔ جو اس نے پہلے اولیاء اور پہلے انبیاء کی معرفت کی ہیں"

ان الفاظ کی موجودگی میں دیانتداری اور تقویٰ اللہ کا تقاضا ہے۔ کہ ایسے انسان کی بیعت سے انکار نہ کیا جائے۔ اور اگر اب بھی مولوی صاحب کی طرف سے انکار ہوا۔ تو ہم یہ ماننے پر مجبور ہونگے۔ کہ انسان ضد۔ کینہ اور عداوت میں اندھا ہوکر صداقت اور راستی کو بھی ترک کردیتا ہے ÷ خاکسار مرزا مبارک بیگ عفا اللہ عنہ سکرٹری انجمن احمدیہ کلانور

زمینداران تحصیل کبیر والہ کا جلسہ

سرکردہ زمینداران تحصیل کبیر والہ کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب سید کریم حیدر شاہ صاحب زمیندار چوتڑ گڑھ ضلع ملتان ۲۸ جولائی کو کبیر والہ میں منعقد ہوا جس میں کثرت رائے سے ذیل کے ریزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) غیر زراعت پیشہ صاحبان کی طرف سے جو زہریلا پروپیگنڈہ ایکٹ انتقال اراضی کے خلاف کچھ عرصہ سے جاری ہے۔ وہ زراعت پیشہ اقوام کے مفاد کے سخت منافی ہے۔ ہم گورنمنٹ سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ غیر زراعت پیشہ لوگوں کے اس ناجائز شور وپکار پر توجہ نہ دے۔ اور زراعت پیشہ اقوام کے

انا بشر مثلکم

بنی نوع انسان پر سرور کائنات کے بےنظیر احسانات

(از ملک عزیز محمد صاحب احمدی وکیل مظفر گڑھ)

سردار دو عالم و سرور کائنات حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد خداوندی کے ماتحت دنیا کے بسنے والوں کو مخاطب کرکے اپنے متعلق " انا بشر مثلکم " کا اعلان کیا فرمایا۔ کہ دنیا بھر کے دانشمندوں اور حقیقی معنوں میں انسان کہلانے والوں کو اپنا فریفتہ و گرویدہ بنالیا۔ اور ایسا ہونا لازمی تھا۔ کیونکہ اس زبردست اور پراز حقیقت اعلان نے فطرت انسانی کو اپیل کرکے اولاد آدم کو کمال توجہ اور ہمدردی کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جھکا دیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جس قدر عظیم الشان کامیابی حضور اقدس کو اپنے مقدس مشن میں اپنی پاک زندگی میں نصیب ہوئی۔ اس کا عشر عشیر بھی حضور انور سے پہلے کسی نبی و رسول کو نہ ہوئی۔ قریباً قریباً سارے عرب نے حضرت اقدس کی حیات مبارک میں اسلام قبول کیا۔ اور تب سے برابر روحانی و معنوی ترقی سلسلہ محمدی کو ہو رہی ہے۔ اور اس گئے گذرے زمانہ میں بھی جبکہ اسلام کو کوئی خاص پولیٹکل طاقت میسر نہیں ہے۔ اسلام روحانی فتوحات کے سلسلہ میں نمبر اول پر ہے ؛

اس میں شک نہیں ہے۔ کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایسے کفار پائے جاتے تھے۔ جو کہتے تھے۔ کہ ہم ایسے شخص پر کس طرح ایمان لائیں۔ جو ہم جیسا ایک بشر ہے۔ اور ہماری طرح کھاتا پیتا اور چلتا پھرتا ہے۔ اور جو ہماری طرح بھوک پیاس اور غمی خوشی محسوس کرتا ہے۔ اور بدقسمتی سے آج بھی دنیائے اسلام ایسے لوگوں سے خالی نہیں۔ جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا یا خیال کرنا نعوذ باللہ کفر ہے۔ علاوہ ان کے بہت سے ایسے مسلمان بھی پائے جاتے ہیں۔ جو منہ سے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت کے قائل ہیں۔ لیکن حضور اقدس کی زندگی کے متعلق وہ ایسے ایسے عقائد اور خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ اگر ان سب کو یکجائی نظر سے دیکھا جائے۔ تو یقیناً یقیناً ایسے مجموعہ خیالات و اعتقادات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کی نفی لازم آتی ہے ؛

درحقیقت بات یہ ہے۔ کہ یہ غلط اور فاسد عقیدے اس لئے پیدا ہو گئے۔ کہ ایسے لوگوں نے کبھی بھی انسان کی پیدائش و فطرت پر سنجیدگی سے غور نہیں کیا۔ اور نہ کبھی ان عظیم الشان قوتوں کو مطالعہ کیا ہے۔ جن کے ساتھ خداوند کریم نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اور حق تو یہ ہے۔ کہ آپ کی تشریف آوری سے بیشتر انسان کو اپنی قدر و منزلت کا کچھ بھی علم نہ تھا۔ ساری مخلوقات الٰہی میں انسان ہی ایک ایسی ہستی تھا۔ جو اپنی ذات کو ذلیل اور حقیر خادم سمجھتا تھا اور یہی وجہ تھی۔ کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے قبل دنیا کے کسی حصہ پر اگر انسان حجر و شجر پرستی میں مشغول تھا تو دوسرے حصہ میں بشر پرستی میں مصروف تھا۔ کہیں عناصر اربعہ و اجرام فلکی یعنے سورج۔ چاند۔ ستاروں کی عبادت کرتا دکھائی دیتا تھا۔ آنحضرت صلعم نے اگر اپنے بھائیوں یعنے اولاد آدم کو اس ذلیل و ناگفتہ بہ حالت میں پایا تو آپ صلعم کا دل غم اور افسوس سے بھر آیا۔ حضور نے کلام الٰہی سے الم ترو ان اللّٰہ سخر لکم ما فی السمٰوات وما فی الارض واسبغ علیکم نعمہ ظاھرۃ وباطنۃ (سورہ لقمان) ترجمہ۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ تمہاری خدمت کے لئے بنایا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے اپنی نعمتیں اندرونی اور بیرونی طور پر تم کو پورے طور پر عطا کر دی ہیں ؛

اور پھر سخر لکم الشمس والقمر (سورۃ ابراہیم) اللہ تعالےٰ نے سورج اور چاند کو تمہاری خدمت پر لگایا ہوا ہے۔ اور اسی طرح دیگر آیات قرآنی سے فضیلت و عظمت انسانی کا راز کھول دیا اور فرمایا۔ کہ انسان کسی مخلوق الٰہی کا خادم نہیں۔ بلکہ سب کا مخدوم اور آقا بنایا گیا ہے۔ ساری کائنات انسان کی خدمت کے لئے بنائی گئی ہے ؛

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پاک تعلیم و تبلیغ کی بدولت انسان میں اپنی فضیلت کا احساس و مادہ پیدا ہوا۔ انسان نے پھر ساری کائنات یعنے زمین و آسمان۔ چاند۔ ستارے۔ حجر و شجر اور حیوانات اور نباتات وغیرہ کو اس نقطہ سے دیکھا اور ان پر غور کرنا شروع کیا۔ کہ گویا واقعی یہ سب چیزیں انسان کی خدمت کے لئے بنائی گئی ہیں۔ اور رفتہ رفتہ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سائنٹفک طریق پر ان اشیاء کی ساخت اور خواص اور حقائق پر غور و فکر اور تحقیقات انسان نے شروع کر دی۔ اور تب سے ہی اصل علم ایجادات و سائنس و علم تحقیقات وغیرہ کی داغ بیل ڈالی گئی۔ مختصر الفاظ میں یوں کہنا چاہیئے۔ کہ آج دنیا جس قدر علم و سائنس کے کمالات دکھا رہی ہے۔ اور انسان اپنے فائدہ اور خدمت کے لئے جو روز بروز نیچر پر زیادہ سے زیادہ قابو پانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور اس میں کامیاب بھی ہو رہا ہے۔ اس کی اصل بنیاد اس مبارک وقت سے شروع ہوئی۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانوں کی ذہنیت و نقطۂ نگاہ یہ ارشاد فرما کر بدل ڈالے تھے۔ کہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اور ساری مخلوقات انسان کی خادم ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؛

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انسان تھے۔ ان کو خدا کے بعد دوسرے درجہ پر خدا کی ساری مخلوقات میں سے انسان سب سے زیادہ پیارا تھا

هو الذي بعث في الاميين رسولاً منهم يتلوا عليهم اياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة (سورہ جمعہ) ترجمہ (وہی) خدا جس نے امیوں میں ان میں سے ایک کو رسول کرکے بھیجا۔ جو ان پر اللہ تعالےٰ کی آیات پڑھتا ہے۔ ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے۔ ان کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے) آیات مذکورہ بالا حضور انور ہی کی شان میں وارد ہوئی ہیں۔ حضور انور نے انسان کی ہر قسم کی حالت کو ترقی دینے کے لئے کوئی دقیقہ باقی نہ اٹھا رکھا۔ ارشاد خداوندی بالفاظ ما خلقت الجن والانس الا ليعبدون بیان فرما کر انسان کو بتلا دیا۔ کہ اس کی غرض پیدائش یہ ہے۔ کہ وہ خداوند کریم کا خادم اور عبد بنے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ حقیقی معنوں میں خادم اور عبد وہی کہلاتا ہے۔ جو آقا اور مولےٰ کے رنگ میں رنگین ہو جائے۔ اور اپنے مالک کی صفات کو اپنے اندر جذب کرے۔ غرضیکہ آپ صلعم نے یہ بشارت دی۔ کہ انسان کا مقام نہایت ہی اعلےٰ اور ارفع ہے۔ یعنے مظہر انوار الٰہی بن جانا ؛

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس قدر نفرت شرک سے تھی۔ اور کسی چیز سے نہ تھی۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آپ صلعم نے سب انبیاء سے بڑھ کر شرک کو دنیا سے مٹانے کی کوشش فرمائی۔ اور اس میں سب سے زیادہ کامیاب بھی رہے۔ شرک سے نفرت کی وجہ صاف ظاہر ہے۔ ایک تو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ سے کامل عشق تھا۔ اور اللہ تعالےٰ کے لئے بےحد غیرت رکھتے تھے اور نہ چاہتے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ صفات میں۔ عزت میں اور عبادت میں کسی اور مخلوق کو شریک کیا جائے۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ آنحضرت اقدس کو یہ بھی ہرگز گوارا نہ تھا۔ کہ اولاد آدم جو اشرف المخلوقات ہے۔ وہ سوائے خدائے عزوجل کے کسی دوسرے کے آگے اپنے سر کو جھکائے۔ اور حضور اکرم کو اس بات کا اس حد تک خیال تھا۔ کہ آپ نے لا الٰہ الا اللّٰہ کے ساتھ محمد رسول اللّٰہ کا کلمہ تجویز فرمایا۔ تاکہ قیامت تک کوئی انسان بھی محبت یا غلط فہمی کی وجہ سے متاثر ہو کر حضور اقدس کو خدا نہ ماننے لگ جاوے یا خدائی صفات آپ کی طرف منسوب نہ کر سکے ؛

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے بڑھ کر قرب الٰہی حاصل تھا۔ آپ کے حصہ میں ہی مقاماً محمودا آیا تھا حضور ساری دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین بن کر آئے۔ اور ساری دنیا کے لوگوں کے لئے رسول بن کر آئے۔ خداوند کریم سے دور رہنے کو حضور علیہ السلام سب سے زیادہ مصیبت اور عذاب خیال فرماتے تھے۔ اور آپ کی انتہائی خواہش یہی تھی۔ کہ کسی طرح ساری دنیا کے انسان خدا سے دوری کی لعنت سے رہائی پائیں۔ [illegible] کہ [illegible] کر کے رضی اللہ عنہ بن جائیں۔ چنانچہ [illegible] شاہد ہے ؛

لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین (سورۃ شعراء)

ترجمہ: اے رسول شاید تم اپنے آپ کو اس غم کی وجہ سے مار ڈالو گے کہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔

ایسا ہی اور بھی کئی مقامات میں وارد ہے۔ جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ نبی کریم صلعم کو انسان بہت ہی عزیز تھا۔ اور حضور اقدس اور تو اور کافروں کی بہتری اور بھلائی کیلئے کس قدر درد اپنے سینہ مبارک میں رکھتے تھے۔ جس پر خداوند کریم جو علیم و حکیم ہے۔ اپنی شہادت مذکورہ بالا آیت میں پیش کرتا ہے۔ حضور علیہ السّلام کی بعد حصول منصب نبوت ایک ایک گھڑی اس رنج و غم میں وقف تھی۔ کہ کسی طرح سے انسان گمراہی کو چھوڑ کر اور ظلمت سے علیحدہ ہو کر ہدایت اور نور کو حاصل کرے انسان کی خیر خواہی کے لئے سچا اور حقیقی درد اور تڑپ حضور علیہ السّلام کو بیقرار کئے رکھتی تھی۔ حضور انور کی پاک زندگی اس پر شاہد ہے۔ ع

کربلا است سیر آنم۔ کے جملے کا اطلاق صحیح طور پر حضور اقدس کی ذات پر ہوتا تھا۔

دوسری جگہ قرآن شریف میں یوں ارشاد ہوتا ہے۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم (سورہ یونس) قرآن کریم کی یہ آیات بالکل صاف ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ بنی نوع انسان کی ہمدردی و خیر خواہی حضور اقدس کو کسقدر مطلوب تھی۔

آنحضرت صلعم کی تشریف آوری سے پہلے انسان کے دل میں یہ بات جاگزین تھی کہ انسان کو گناہ ورثہ میں ملا ہے۔ جیسا کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ اور نیز دنیا میں جو جانور حیوانات وغیرہ غیر انسانی مخلوق پائی جاتی ہے۔ یہ دراصل انسان تھے۔ اپنے پہلے جنموں میں بُرے اعمال کرنیکی وجہ سے کوئی کتا بن گیا۔ کوئی بلی۔ کوئی کچھ اور غرضیکہ مسئلہ تناسخ کیوجہ سے انسان کو واقعی ایک نہایت گھناؤنی اور بدتر بن حیثیت اور پوزیشن حاصل تھی۔ اور ادھر پیدائشی طور پر گنہگار ہونیکی وجہ سے انسان مایوسی اور ناامیدی کا شکار ہو کر کھلی بدمعاشی اور بدکاری کرنے اور عام سوسائٹی کے قوانین و قواعد توڑنے پر آمادہ نظر آتا تھا۔ بدقسمت انسان اسطرح سے ناگفتہ بہ اور ذلیل حالت میں اپنی زندگی کے دن پورے کر رہا تھا۔ کہ نبی کریم صلعم رحمۃ للعالمین اور ابر رحمت بنکر دنیا میں تشریف لائے اور انسانوں کو یہ اعلان کر کے بشارت فرمائی۔ کہ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا یعنی ہر انسان کی پیدائش فطرت اللہ پر ہونیکی وجہ سے بالکل پاک اور بےعیب ہے۔ یعنی نسل انسانی بلحاظ اپنی پیدائش کے ہرگز گنہگار نہیں ہے۔ یہ کسقدر احسان ہے۔ جو حضرت نبی کریم صلعم نے نسل انسان پر فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم

حضور علیہ السّلام سے پہلے انسان دنیا کے تختے پر بکھرے ہوئے شیرازے کیطرح بستے تھے۔ ہر ملک و ولایت کا باوا آدم ہی نرالا تھا۔ کرہ ارض کے مختلف حصوں اور ملکوں کے لوگوں کو ایک دوسرے سے کوئی ہمدردی اور سروکار نہ تھا کسی ایک بات میں بھی باہمی اتحاد و اتفاق نہ تھا۔ لوگ فرقہ اور قوم بندی اور ذات پات کے قیود میں خوب جکڑے ہوئے تھے۔ حضور اقدس نے قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا (سورہ اعراف) فرما کر دنیا میں بسنے والے سب لوگوں کو ایک جگہ پر کھڑا کر دیا۔ اور فرمایا۔ کہ تم سب درحقیقت ایک ہی قوم ہو۔ کان الناس امۃ واحدۃ یعنی

ع • بنی آدم اعضائے یک دیگر اند۔

ان اعلانات سے رسول کریم صلعم نے ساری دنیا کے مغرب مشرق کے رہنے والوں کو ایک دوسرے سے گلے ملا دیا۔ اور آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ پھر بالفاظ قرآن شریف فرمایا۔ یا ایہا الناس انا خلقنا کم من ذکر و انثی وجعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (الحجرات) کہ سب انسان ایک ہی شاخ کے پتے اور ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔ ان میں خاندان اور قبائل محض شناخت کے لئے ہیں۔ معزز اور غیر معزز کا معیار تقویٰ ہے۔ نہ پیدائشی حق۔ ان کلمات کے فرمانے سے حضرت نبی کریم صلعم نے کالے گورے، براہمن، شودر، آقا و غلام اور امیر غریب مشرق مغرب کے رہنے والوں کو ایک ہی پلیٹ فارم پر لاکر کھڑا کر دیا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ سب مرد ہوں۔ کہ عورتیں۔ باپ ہوں۔ کہ بیٹے۔ خاوند ہوں کہ بیویاں۔ سب مساوی سلوک کے حقدار ہیں۔ کسی ایک کو دوسرے پر انسان ہونے کی وجہ سے کوئی فوقیت نہیں ہے۔ جب سے حضور علیہ السلام نے مذکورہ بالا حقائق کا اظہار فرمایا ہے۔ دنیا کے دانشمند سنجیدگی سے اس بات پر غور کر رہے ہیں۔ کہ کسی طرح سے دنیا کے لوگوں میں جو مغائرت اور اجنبیت پائی جاتی ہے۔ وہ دور ہو۔ اور باہم اتحاد و اتفاق کی راہیں پیدا ہوں لوگ تلاش کر رہے ہیں۔ اور اسی بنا پر اس زمانہ میں تو بالخصوص یونیورسل برادرہڈ کی تحریک روز بروز ترقی پکڑ رہی ہے۔ لہذا ہم کو بجا طور پر اس بات کا فخر ہے کہ عالمگیر مساوات و اخوت کی شاندار بنیاد حضور علیہ السّلام کے مبارک ہاتھوں سے تیار ہوئی۔ جو حضور کی اعلیٰ ترین انسانی خدمت ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم ؛

اکسیر معدہ

آپ کو کیا فائدہ دیگی

یہ امراض معدہ وسینہ کا لاثانی علاج ۔ بکثرت دودھ گھی ہضم کرنیکا بہترین ذریعہ ہے ۔ تمام بیماریوں کی جڑ کمزور معدہ ہے ۔ اگر آپ کو کھانا بخوبی ہضم ہوتا ہے ۔ تو آپ کیلئے سادہ غذا بھی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں ۔ ورنہ مرغن ۔ لذیذ ۔ اور مقوی غذا بھی محض وبال ہے ۔

یہ اکسیر معدہ ہیضہ ۔ بدہضمی ۔ کمی بھوک ۔ دردشکم ۔ اپھارہ ۔ باؤگولہ پیٹ کا گڑگڑانا ۔ کھٹی ڈکاریں ۔ قے ۔ جی کا متلانا جگر و تلی کا بڑھ جانا ۔ سر چکرانا ۔ آنکھ دماغ کی کمزوری گرمی کی شدت ۔ پیاس کا زیادہ لگنا ۔ ہاتھ پاؤں کا گرم رہنا کرم شکم ۔ قبض ۔ اسہال ۔ ریاح ۔ کھانسی ۔ دمہ وغیرہ ۔ کیلئے نیز بہدف ہے دودھ ۔ بالائی ۔ ماکھن ۔ گھی ۔ گوشت ۔ انڈے ۔ وغیرہ مرغن اور مقوی اشیا ہضم کرنے کی لاثانی دوا ہے ۔

ایک ہی ہفتہ کے استعمال کے بعد بکثرت دودھ گھی روزانہ ہضم ہوجاتا ہے ۔ خون صالح پیدا ہو کر چار پانچ پونڈ وزن بڑھ جاتا ہے ۔

دماغ حافظہ ۔ ذہن کو تقویت اور قوت مردمی کو بدرجہ غائت بڑھاتی ہے ۔ سکرز اور دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بینظیر چیز ہے ۔ خوراک ۲ رتی قیمت فی شیشی جو کہ ایک ماہ کیلئے کافی ہے صرف دو روپے (عہ) محصولڈاک علاوہ

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق کی شہادت

مکرمی میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اکسیر معدہ کیمتعلق لکھتے ہیں ۔ کہ کچھ دن گذرے ۔ میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کیلئے لی تھی ان دنوں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنیکی شکایت تھی ۔ اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی ۔ اور میرے تمام معدہ اور شکم کی تکلیف رفع ہو گئی ۔ اسکا میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ ہی مزید درخواست بھی ہے ۔ کہ براہ کرم اور اکسیر معدہ عطا فرماویں ۔ مشکور ہونگا ۔ اللہ تعالےٰ آپکے کاموں میں برکت دے ۔ آمین ۔

ملنے کا پتہ ۔ مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

انگلش ٹیچر کی ضرورت

انگریزی پڑھنے کا شوق دامنگیر ہے ۔ کوئی ایسا مسلمان انٹرنس پاس ہمیں مل جاوے ۔ جو انگریزی پڑھانے کے قابل ہو ۔ تقریریں انگلش میں کر سکتا ہو ۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت بنام

سردار امیر محمد خان تمندار قیصرانی کوٹ قیصرانی

ضلع ڈیرہ غازیخان

حب اٹھرا

اگر آپ کو اولاد حاصل کرنے کی حقیقی تڑپ ہے ۔ تو آپ اپنے گھر میں حب اٹھرا ضرور استعمال کرائیں ۔ اس کے کھانیسے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں ۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے ۔ (مرض اٹھرا کی شناخت یہ ہے) کہ اس سے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں ۔ یا حمل گر جاتے ہیں ۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں ۔ اسی کو عوام اٹھرا کہتے ہیں ۔ اس بیماری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل مولانا مولوی نورالدین صاحب طبیب کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔ یہ گودبھری بے مثل گولیاں ۔ حضور کی مجرب اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں ۔ جن کو اٹھرا نے گل کر رکھا تھا ۔ آج وہ خالی گھر خدا کے فضل سے پیارے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں ۔ ان گودبھری گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین ۔ خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے ۔ آزما کر فائدہ اٹھائیں ۔

قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے آخر رضاعت تک ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں ۔ یکدم نو تولہ منگوانے پر عہ اور نصف منگوانے پر صرف محصول معاف

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو کو دور کرتا ہے ۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں دانت ہلتے ہوں گوشت خورہ سے تنگ آگئے ہوں ۔ دانتوں سے خون آتا ہو ۔ پیپ آتی ہو ۔ دانتوں میں میل جمتی ہو ۔ زرد رنگ رہتے ہوں ۔ اور منہ سے پانی آتا ہو ۔ اس منجن کے استعمال سے سب نقص دور ہو جاتے ہیں ۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں ۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے ۔

قیمت فی شیشی بارہ آنہ (۱۲ر)

سرمہ نورالعین

اس کے اجزا موتی وممیرا ہیں ۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے ۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا ۔ دھند ۔ غبار ۔ جالا ۔ ککرے ۔ خارش ۔ ناخونہ ۔ ضعف چشم ۔ پڑوال کا دشمن ہے ۔ موتیا بند دور کرتا ہے ۔ آنکھوں کے لیس والرپانی کو روکنے میں بے مثل ہے ۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر ہے ۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا اور پلکوں کے گرے ہوئے بال ازسرنو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے ۔

قیمت فی شیشی دو روپے ۔ (عہ)

المشتہر

نظام جان عبداللہ جان دواخانہ معین الصحت قادیان

اکسیر تسہیل ولادت

ایسی مفید اور مجرب دوا ہے ۔ کہ ولادت کیوقت اسکے استعمال کرنیسے خدا تعالےٰ کے فضل سے ولادت کی مشکل گھڑیاں نہایت آسان ہو جاتی ہیں ۔ اور بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے ۔ اور بعد ولادت جو زچہ کو کئی کئی دن سخت درد ہوتا ہے وہ بھی بفضل خدا بالکل نہیں ہوتا ۔ قیمت مع محصولڈاک ۔ (عہ)

مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

رشتہ مطلوب ہے

ایک لڑکی بیوہ عمر بیس سال امور خانگی سے واقف قرآن شریف پڑھی ہوئی کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ لڑکا مبائع قوم کشمیری عمر بیس سال سے کم برسر روزگار ہو ۔ ضلع گجرات ۔ سیالکوٹ ۔ گوجرانوالہ و شہر جہلم کو ترجیح ہوگی ۔ خط و کتابت :-

حاجی محمد پٹواری مقام ڈنگہ متصل مشن سکول

ایک اللہ والے درویش کا عطیہ

خنازیر یعنے **ہجیرال** لیپ یعنی مرہم مکمل تین بکس میں کلی شفا ہوگی ساتھ روزہ خوراک (عہ) (عمر) قیمت للعہ

دوا نہیں دعا ہے ۔ کمائی ہے ۔ مگر دولت کی نہیں ثواب کی ۔ مطلب ہے مگر دنیا نہیں عاقبت کا ۔ دوائی ۔ مزدوری اور اجرت اشتہار کا تخمینہ لگا کر قیمت نہیں بلکہ لاگت

ملنے کا پتہ **عطائے درویش لاہور**

وصیت

نمبر ۳۰۸۴ :- میں سردار بیگم زوجہ سراج الدین قوم شیخ عمر چالیس سال تاریخ بیعت بعہد حضرت خلیفۃ المسیح اوّل ساکن پاچورہ ضلع جھنگ حال وارد قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائداد اسوقت حسب ذیل ہے مہر مبلغ دو صد روپیہ اور زیورات طلائی ونقرئی اندازاً قیمتی بارہ صد روپیہ ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں ۔ کہ اگر میری وفات کے بعد کوئی مزید جائداد علاوہ مندرجہ بالا کے ثابت ہو ۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم وصیت کی مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں ۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی ۔

العبد :- سردار بیگم موصیہ

گواہ شد :- سراج الدین سٹیشن ماسٹر پاچورہ خاوند موصیہ

گواہ شد :- مرزا مہتاب بیگ بقلم خود احمدیہ درزی خانہ قادیان

ہندوستان کی خبریں

—— لاہور ۳۰۔ جولائی - ۴ ؍اگست کو سردار جگت سنگھ اور مسٹر دت کی اسمبلی کیس کی اپیل ہائیکورٹ میں دائر کر دی گئی ابھی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ۔

—— پشاور ۳۱۔ جولائی - جرنیل شاہ ولی خان، شاہ محمود خاں اور جرنیل نادر خان بالفعل علی خیل میں ہیں۔ اور منتشر حاجیوں کو مجتمع کرتے میں مصروف ہیں۔ جو کارنیز درویش کے مقام پر دوبارہ شکست کے بعد اپنے اپنے گھروں کو بھاگ گئے تھے ۔

—— جمشید پور - ۲۹ ؍جولائی - گزشتہ ہفتہ میں شدید بارش کے باعث دو دریاؤں میں سخت طغیانی آگئی ہے۔ قصبہ سونا ری جو دو دریاؤں کے سنگم پر واقعہ ہے سخت خطرہ میں ہے۔ اور ایک اور قصبہ لنگا گوار زیر آب ہے۔ دریائے کھور کھائی کا پل بھی خطرہ میں ہے۔ تمام ضلع میں پریشانی پھیلی ہوئی ہے ۔

—— ڈیرہ اسمٰعیل خان ۲۷ ؍جولائی - آج دو یوم سے دریائے اٹک کی طغیانی اور پہاڑی بارش کی کثرت سے سینکڑوں میلوں کے رقبہ میں سیلاب آیا ہوا ہے۔ بے شمار مکانات تباہ ہو گئے اور مال و مویشی بہ گئے۔ بعض لوگ جان بچانے کے لئے درختوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔ لیکن فاقہ کشی سے مر رہے ہیں۔ آمدورفت کا سلسلہ منقطع ہے۔ نقصان کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا ۔

—— شملہ یکم اگست - پنجاب ریفارم (سائمن) کمیٹی کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔ یہ مسٹر سکندر حیات خاں صدر، چوہدری چھوٹو رام، مسٹر اوون رابرٹس اور چوہدری ظفر اللہ خان کی تیار کی رپورٹ ہے۔ اس میں راجہ نریندر ناتھ، ڈاکٹر گوکل چند اور سردار اجل سنگھ کے اختلافی نوٹ درج ہیں۔ اس میں بڑی بڑی سفارشات یہ ہیں :۔ صوبجاتی قانونی مجالس کے لئے انتخاب براہ راست ووٹ کے ذریعہ سے ہونا چاہیئے۔ صوبجاتی کونسلوں کی میعاد تین سال کی بجائے پانچ سال ہو۔ صوبوں میں یونیٹری طرز حکومت جاری کرنا چاہیئے۔ صوبوں کو بہت جلد مکمل ذمہ دار گورنمنٹ دیدیجائے۔ اور بغیر کسی تخصیص کے تمام محکمہ جات منتخب وزیروں کے سپرد کر دئے جائیں۔ مرکزی اور صوبجاتی محکموں کو صاف صاف تقسیم کر دیا جائے۔ فیڈرل بنیاد پر ہندوستان کو مکمل ذمہ دار حکومت دیدی جائے۔ مرکزی قانون ساز مجالس میں ایک تہائی نشستیں مسلمانوں کے لئے مخصوص کر دی جائیں۔ پنجاب میں مسلمانوں کو ۴۹ فیصدی

—— دہلی ۳۰۔ جولائی - کل مسٹر پول ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں نئی دہلی ذاہد وجتر بیج وغیرہ کا مقدمہ جو کہ سرخ خطوط کے متعلق چل رہا ہے پیش ہوا۔ سرکاری وکیل کے یہ کہنے پر کہ چٹھیوں کو جانچ کے لئے بھیجا گیا ہے۔ جب تک وہ واپس نہ آجائیں۔ تب تک مقدمہ شروع نہیں ہو سکتا۔ مقدمہ ۱۰ ؍اگست تک کے لئے ملتوی ہو گیا ۔

—— حکومت پنجاب نے اصلاحات کے متعلق جو یادداشت سائمن کمیشن کو بھیجی ہے۔ وہ شائع ہو گئی ہے۔ اس کے پہلے باب میں اصلاحات کی اصلی کارگذاری پر روشنی ڈالی گئی ہے دوسرے باب میں صوبجات میں ذمہ دار حکومت کی توسیع کے متعلق سفارشات درج ہیں۔ تیسرے باب میں مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں کے نظام کے متعلق سرکاری تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ چوتھے باب میں حقوق رائے دہی اور حلقہ ہائے انتخابات پر بحث کی گئی ہے۔ اور پانچویں باب میں ارباب حکومت کی سفارشات درج ہیں۔ اس میں تحریر ہے۔ کہ جداگانہ حلقہ ہائے انتخابات کے بغیر چارہ نہیں ۔

—— میاں علم الدین کی اپیل کی پریوی کونسل میں پیروی کرنے کے لئے اس کے والد نے الیٹ۔ ایل ۔ ولسن اینڈ کمپنی سولیسائیٹرز کو کسی وکیل کے تقرر کے لئے لکھا ہے۔ اور پوچھا ہے۔ کہ مسٹر آرل الیکو تھ جو لارڈ آکسفورڈ سابق وزیر اعظم برطانیہ کے فرزند ہیں۔ پیش ہونے کے لئے کتنی فیس لیں گے۔ یہاں کی ہائیکورٹ میں کاغذات پیش ہو چکے ہیں ۔

—— کلکتہ ۳۱۔ جولائی - سٹیٹسمین بیان کرتا ہے۔ کہ بنگال کی تعاونی کمیٹی نے اپنی سفارشات ہوائی ڈاک کے ذریعہ سے انگلستان میں سائمن کمیشن کے پاس روانہ کر دی ہیں اہم سفارشات یہ ہیں :۔ ایوان اعلیٰ کا قیام - جداگانہ حلقہ ہائے انتخاب کا استقرار - دیہات میں رائے دہی کے معیار میں کمی کرنا اور مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں کے موجودہ مالی تعلقات کی تحقیقات کرنا

—— لاہور یکم اگست - معلوم ہوا ہے۔ کہ لاہور میں جو کانگرس کا اجلاس منعقد ہونے والا ہے۔ اس کے انتظامات کے لئے حکام نے پولیس کے ۹۰۰ سپاہیوں کے واسطے منظوری طلب کی ہے اس پولیس کی ملازمت عارضی ہو گی۔ سفارش کی گئی ہے۔ کہ اس میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو ۔

—— میرٹھ - ۲ ؍اگست - آج سرکاری وکیل نے ان مجالس اور اشخاص کی فہرست عدالت میں پیش کی۔ جو برطانیہ سے باہر موجود ہیں۔ اور جن کے ساتھ مل کر لوگوں کے بیان کے متعلق مقدمہ سازش میرٹھ کے ملزموں نے ملک معظم کی حکومت کا تختہ الٹ دینے کی سازش کا ارتکاب کیا ہے۔ فہرست ۱۲ مجالس اور ۱۵ اشخاص کے اسماء پر مشتمل ہے ۔

—— کلکتہ ۲۔ اگست - جگا دل میں جیوٹ کے کارخانوں کی ہڑتال بدستور جاری ہے۔ جیوٹ کے تمام کارخانے جن کی مجموعی تعداد تیرہ ہے۔ بند ہیں۔ جس کی وجہ سے ۶۰ ہزار مزدور اور ۶۰ ہزار باشندے بیکار ہو گئے ہیں ۔

—— مدراس ۳ ؍اگست - مدراس سائمن کمیٹی کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔ یہ رپورٹ مختصر اور متفقہ ہے۔ سب سے بڑا مطالبہ یہ کیا گیا ہے۔ کہ اس امر کا اعلان کر دیا جائے۔ کہ ہندوستان کو وہی نوآبادیات کا درجہ دے دیا جائیگا۔ اس رپورٹ میں مکمل صوبجاتی - خود مختاری حکومت کی سفارش کی گئی ہے۔ نیز سفارش کی ہے۔ کہ ایک کابینہ مقرر کیا جائے۔ جو سات وزراء پر مشتمل ہو۔ وزیر اعظم باقی وزراء کا خود انتخاب کرے ۔

ممالک غیر کی خبریں

—— یورپ میں یوم احمر کی تقریب پر جو ماسکو کے احکام کے مطابق پنجشنبہ کو جنگ عظیم کی پندرھویں سالگرہ پر جنگ کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے منائی گئی۔ سراجیوو میں جہاں سے جنگ عظیم کے شعلے بھڑکے تھے۔ سرخ شعلے بلند ہوتے دیکھے گئے۔ ریلوے کے کارخانوں کو آگ لگ گئی۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ اشتراکیوں کی لگائی ہوئی تھی۔ بلگریڈ کا پیغام مظہر ہے۔ کہ سراجیوو میں ایک اشتراکی مارا گیا۔ وہ پولیس کو اشتراکیوں کے ایک خفیہ جلسے کی طرف لے جا رہا تھا۔ لیکن وہ اسے ایک بلوہ کے مقام پر لے گیا۔ پولیس نے اسے مار ڈالا۔ اور خود بھاگ کر جان بچائی۔ پولینڈ میں احتیاطاً ۵ سو اشتراکی گرفتار کئے گئے۔ یوگوسلافیہ میں ایک سو یونان میں ایک سو - رومانیہ میں کوڑیوں۔ بلغاریہ میں ۴۶ فرانس میں ۴۰ گرفتاریاں کی گئیں۔ فن لینڈ، سوئٹزرلینڈ اور ترکی میں مظاہرے بند کر دئے گئے۔ پراگ کے ارد گرد مشین گنوں نے محاصرہ کر رکھا ہے۔ پیرس میں احتیاطی تدابیر سب سے زیادہ ہیں۔ تیس ہزار فوج ہنگامی ضرورت کے لئے طیار کھڑی ہے۔ اور ایک سو لاریاں بھی طیار پڑی ہیں۔ طیارے شہر پر پرواز کر رہے ہیں۔ ۸۴ غیر ملکیوں کو خارج البلد کر دیا گیا۔ ۳۱ - بم ایک ہوٹل سے برآمد کئے گئے ۔

—— ماسکو یکم اگست - انگلستان و روس کی گفت و شنید عارضی طور پر منقطع ہو گئی ہے۔ کیونکہ مسٹر ہینڈرسن نے اس امر سے انکار کر دیا ہے۔ کہ امور متنازعہ کی گفت و شنید کرنے کے لئے پہلے ہی عام تعلقات قائم کر لئے جائیں ۔

—— ریگی یکم اگست - آج وزارت حمل و نقل کا یہ حکم کہ موٹر کاریں زیادہ شور نہ برپا کیا کریں۔ نافذ ہو گیا۔ موٹر چلانے والوں کو جنہوں نے شور کو کم کرنے والے آلات نہ لگائے ہونگے سزا دی جائے گی۔ نیز شور مچانے والے انجن۔ بریکیں۔ گیئر بکس اور ہارن بھی زیر نگرانی رہا کرینگے ۔

—— ماسکو ۳۰۔ جولائی - فرانسیسی سفیر نے وزیر امور خارجہ روس کو حکومت امریکہ کی طرف سے ایک یادداشت دی ہے جس میں سوویٹ حکومت سے کہا گیا ہے۔ کہ ۲۴ ؍اگست کو کیلوگ کے میثاق امن کی افتتاحی رسم ادا کرے ۔

—— لنڈن ۳۱۔ جولائی - ۲ کروڑ پونڈ کی جائداد جو زار روس نے ترکہ میں چھوڑی تھی۔ امریکہ کی عدالتوں میں سہ گانہ نزاع کی مورد بن رہی ہے۔ مدعیان سوویٹ حکومت رامانوف خاندان (روس کے شاہی خاندان) کے بقیۃ السیف افراد اور مدام چیکوو سکی ہیں۔ مدام چیکوو سکی کا دعوے ہے۔ کہ وہ شہزادی اناسٹیسیہ ہے جو زار کی سب سے چھوٹی لڑکی تھی ۔

—— لنڈن ۳ ؍اگست مصری برطانوی عہد نامہ کی کابینہ نے توثیق کر دی ہے۔ تفصیلات بعد میں شائع ہونگی۔ وزیر خارجہ مسٹر ہینڈرسن نے آج صبح مصری وزیر اعظم محمد محمود پاشا سے ملاقات کے دوران میں کہہ دیا ہے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا